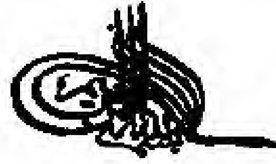


رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی 125 وصیتیں



تالیف وتحقیق

ابو طلحہ
محمد اظہار الحسن محمود



رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کی

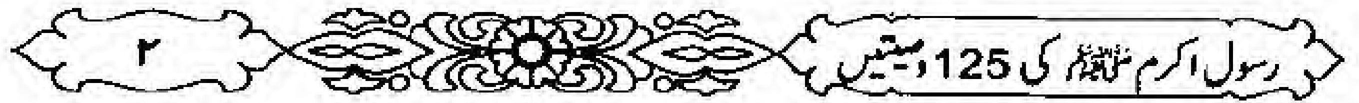
125 وصیتیں

تالیف و تحقیق

ابو طلحہ

محمد اظہار الحسن محمود

فاضل وفاق المدارس



نام کتاب	:	رسول اکرم ﷺ کی ایک سو پچیس وصیتیں
مصنف	:	ابوطلحہ محمد اظہار الحسن محمود (فاضل وفاق المدارس)
صفحات	:	(160)
ناشر	:	مکتبہ الحسن، اردو بازار لاہور
باہتمام	:	دینی کتب خانہ جوھر آباد
تعدا	:	ایک ہزار
قیمت	:	70/- روپے
اشاعت	:	ستمبر 2006 مطابق شعبان ۱۴۲۷ھ

ملنے کے پتے

☆ دینی کتب خانہ نزد مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 جوہر آباد (خوشاب) فون: 0454-722954

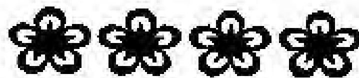
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور ☆ عمران اکیڈمی لاہور ☆ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور ☆ مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور

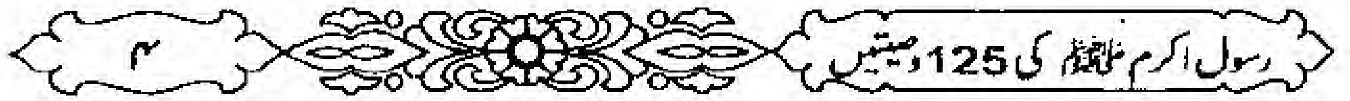
☆ حکیم حافظ ابرار الحسن قمر 165 حبیب پارک، ملتان چونگی سٹاپ، نزد ٹینکی، لاہور 7846298 ☆ مکتبہ نعمانیہ، مدنی مسجد، مدرسہ عربیہ قادریہ، بھلوال ☆ شہزاد بک ڈپو، مین بازار جوہر آباد

انتساب

ہر اس خوش نصیب کے نام ..... جو رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات سے سچے دل سے پیار کرتا ہے اور ...... جس کے ذہن میں آپ ﷺ کی اطاعت کا شوق ہر وقت سمایا رہتا ہے ۔ اور جو چاہتا ہے کہ کوئی اس کو نیکی کی بات کا پتہ دے اور وہ اسے اپنی زندگی کا نصب العین بنا لے ۔

اور ہر ایسے سعادت مند کے نام ...... جو حضورِ پاک ﷺ کا نامِ نامی ، اسمِ گرامی سن کر عقیدت ومحبت سے درود شریف پڑھتا ہے ۔ اور جس کی آرزو ہے کہ وہ ...... حرمتِ رسول ﷺ کی خاطر اپنی جاں نثار کر دے ۔

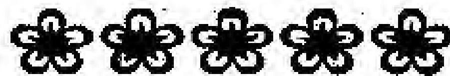




فہرست







تقریظ

صاحب فصاحت وفقاہت حضرت مولانا قاری قیام الدین الحسینی دامت فیوضہم

مُبَسْمِلًا وَمُحَمِّدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

اما بعد!

یوں تو حقیقت اور سچائی پر شامل بڑوں کی وصایا اور تاکیدی ہدایات کو دانا لوگ ہمیشہ اہمیت دیتے اور وردِ جان بناتے آئے ہیں اس کے ساتھ جس وصیت و تاکیدی ہدایت کی نسبت جتنی بڑی شخصیت کی طرف ہو وہ اتنی ہی مہتم بالشان ہوتی ہے اور اس سے غفلت و بے اعتنائی اسی قدر غیر مستحسن اور ناپسندیدہ تصور کی جاتی ہے۔ ہر عاقل و بالغ شخص وصیت اسی چیز کی کرتا ہے جو اس کی نظر میں غیر معمولی اور وقیع ہوتی ہے۔

لائق فرزند اپنے پدرِ شفیق، ہونہار شاگرد اپنے کرم فرما استاذ، اور دانا مرید اپنے مُصلح و مربی کے تاکیدی حکم اور وصیت کو نظر انداز کرنا شقاوت و بدبختی خیال کرتا ہے۔ اور اسی حوالہ سے اپنے سرپرست بزرگ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پھر بھلا سرورِ کائنات فخرِ موجودات، سید الاولین والآخرین سیدنا و مولانا محمد ﷺ جو اللہ کی ساری مخلوق سے بزرگ و برتر اور اشرف و اعلیٰ ہیں...... کی موقع

بموقع، قدم بقدم فرمائی ہوئی وصایا اور ہدایات کا کیا کہنا، عظمت و ضرورت کے پیش نظر اساطین علم اور جبالِ فہم و دانش نے انہیں سطور و صدورِ میں محفوظ رکھا اور طبقاتِ امت تک پہنچایا، کون نہیں جانتا کہ وہ وصایا اور تاکیدی احکام قیامِ امن و امان، فلاحی معاشرہ کی تشکیل، عدل و انصاف کے نفاذ اور انسانیت کی ترقی و عروج کی ضامن ہیں۔

کتنے خوش بخت تھے وہ نفوس جو انہیں اپنا کر دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی پا گئے۔ جن کی غبارِ راہ امتِ مسلمہ کی آنکھوں کا سرمہ ہے اور ان کے نقوشِ پا کے سامنے کبارِ امت کی پیشانی جھکتی ہے بقول حضرت سید امین گیلانی مرحوم......

سجدہ کیے بغیر گزرتا نہیں امینؔ
مجھ کو جہاں بھی ان کا کفِ پا دکھائی دے

لسانِ نبوت سے پھوٹنے والی اور مشکوٰۃِ رسالت سے ظاہر ہونے والی ایمان افروز وصایا اور مؤکّد ہدایات جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ہیں سے انحراف اور تغافل کے نتیجہ میں امتِ مسلمہ بحیثیتِ مجموعی جس زبوں حالی، زوال و انحطاط اور شکست و ریخت کا شکار ہے وہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی اندھی تقلید و نقالی، اسلام دشمن طاغوتی طاقتوں کی ہر قدم پر غلامی کی وجہ سے آج مسلم اُمّہ تباہی و بربادی کے دھانہ پر کھڑی ہے کاش ہم عوامل و اسباب پر غور و فکر کر کے اپنی اصلاح کا سوچتے اور دشمنانِ اسلام کی غلامی کا طوق گردن سے اتار پھینکتے......

تو جب سے حلقہ بگوشِ شہِ اُمم نہ رہا

نگاہِ دو عالم میں محترم نہ رہا

رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین ﷺ کی وہ وصایا اور عظیم الشان ہدایات حدیث کی سینکڑوں کتابوں میں پوشیدہ اور بکھری ہوئی ہیں ...... باری تعالیٰ اپنی شایانِ شان انعام سے نوازے ...... ہمارے برادرِ محترم، فاضلِ جلیل حضرت مولانا اظہار الحسن محمود صاحب زید مجدہم کو، جنہوں نے کتبِ احادیث اور اکابرِ اسلام کے رسائل و مقالات سے حتی الامکان یہ جواہر پارے مُلتقط کر کے قارئین کرام کے سامنے ایک حسین گلدستہ کی شکل میں پیش کر دیئے ہیں۔ اب دیکھئے کونسے خوش بخت جامِ رسول کی طرف ہاتھ بڑھاتے اور مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں......

یہ بزمِ مے ہے یاں کوتاہ دستی میں محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

مولانا صاحب ایک صاحبِ ذوق عالم ہیں اور دائماً مطالعاتی گردش میں رہنے اور دوسروں کو علمی مشاغل میں متحرک رکھنے میں راحت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس علمی و روحانی کاوش کو قبول فرمائے اور ان کے فیض سے زیادہ سے زیادہ امت کو متمتع فرمائے۔ اور راقم السطور کو بھی اپنی رضاء پر چلنا نصیب فرمائے۔ آمین یارب العلمین بجاہِ سید المرسلین صلی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

قیام الدین الحسینی
مدیر مدرسہ اشرفیہ فیض القرآن
پنڈ دادنخان (جہلم)
26 اگست 2006ء

مقدّمہ

ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی :اے اللہ کے رسول ﷺ ! مجھے کچھ وصیت فرمایئے ! آپ ﷺ نے فرمایا : کسی کو گالی مت دینا......وہ بتایا کرتے تھے کہ اس کے بعد انسان کو تو کیا میں نے کسی اونٹ یا بھیڑ بکری وغیرہ جانور کو بھی کبھی گالی نہیں دی ۔ سبحان اللہ ! یہ صحابہ حضور ﷺ کے ارشادات کے کتنے قدر دان تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آقائے دوعالم محمد رسول اللہ ﷺ کی ان مبارک وصیتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین بجاہ سید المرسلین

آیئے !...... یہ بھی تو دیکھیں کہ وصیت کسے کہتے ہیں؟

جیسا کہ مشہور و متداول ہے کہ مرنے سے پہلے انسان جو تاکیدی بات یا نصیحت کرے صرف اسے ہی وصیت کہا اور سمجھا جاتا ہے ۔ لفظِ وصیت کا صحیح اطلاق کیا ہے ؟ آیئے ہم اس کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی سے استفادہ کرتے ہیں ۔ اور صحیح بات کے سمجھنے کے لیے فکر و تدبر کے آئینے میں نظر کشادہ کرتے ہیں ۔

واضح ہو کہ عربی زبان میں کسی کام کا عہد لینے یا کسی کام کا حکم دینے کو وصیت کہتے ہیں اور اس میں شفقت و محبت اور خیر خواہی کا جذبہ غالب ہوتا ہے اور

یہ لفظ صرف مرنے والے کے ساتھ لازم نہیں ہے جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔

اسے یوں سمجھئے کہ جب اللہ تعالیٰ، حی و قیوم کے لیے وصیت کا لفظ استعمال ہو تو اس کا مفہوم بندوں کی خیر خواہی، گہری ہمدردی اور فلاح و نجات کے لیے کوئی حکم دینے یا اپنے بندوں سے نیکی اور بھلائی کا کوئی عہد لینا مقصود ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ نساء...... پارہ پانچ/آیت ١٢ کے ابتدائی الفاظ ہیں...... يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ...... اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ تو یہاں وصیت کے معنی جمیع مفسرین نے حکم کے کیے ہیں۔ اور یہی صحیح ہیں۔

اور جب اس کا استعمال صرف بندوں کے لیے ہو تو خیر خواہی کا حکم دینے یا اس کا عہد لینا بھی متصور ہوتا ہے اور مرنے سے پہلے اپنے مال و اولاد وغیرہ کے بارے میں کوئی تاکید بھی مراد لی جاتی ہے۔ جیسا کہ اسی آیت کے آخر میں آیا ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ تو گویا ایک ہی آیت میں حکم کے معنی میں بھی اور وصیت کو وصیت کے مروجہ معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ لفظِ وصیت کا اطلاق اولاً تو حکم دینے اور عہد لینے کے لیے اور ثانیاً مرنے والے کی آخری تاکیدی باتوں پر عمل کرنے پر ہوتا ہے۔

اس کتاب میں درج کی گئی حضور نبی کریم ﷺ کی وصایا بھی اسی قبیل سے ہیں جن کا مقصد امت کو راحت پہنچانا، ناکامی سے بچانا، بُری راہوں سے روکنا اچھے اور پسندیدہ اعمال کے اختیار اور جمیع امور میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کر کے دنیا و عقبیٰ میں سرخروئی پالینا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے...... ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ انعام/ 153

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان باتوں کی وصیت کی ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو''

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حبیبۂ حبیبِ کائنات، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ...... مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ رسول اللہ ﷺ نے درہم و دینار اور اونٹ بکریاں اپنے ترکے میں نہیں چھوڑیں اور نہ ہی ان کی کوئی مالی وصیت فرمائی۔

تو گویا آپ ﷺ کی وصیت یہی آپ کے ارشاداتِ عالیہ ہیں جو کہ پوری انسانیت کے لیے دنیا و آخرت کی دائمی کامرانی کا یقینی ذریعہ ہیں۔

بخاری شریف، باب خطبۃ ایام منیٰ کے ذیل میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں ہے ......قال ابن عباس فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہی احکام آپ ﷺ کی امت کے حق میں آپ کی وصیت ہیں۔)

اب دوسرا پہلو بھی ملاحظہ فرمایئے کہ...... رسولِ دو عالم، محبوبِ مکرم، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے کس قدر شفیق و رحیم تھے آپ کی وصایا امت کے حق میں کتنی شفیقانہ اور رحیمانہ ہوں گی۔ یہ سوچ اپنی دل کشی کی وجہ سے عمل پر اُبھارتی ہے۔ اسی شفقت کا ایک منظر حدیث شریف کے حوالہ سے ملاحظہ کیجئے!

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ایک روز منبر پر بیٹھے ہوئے دورانِ خطبہ فرمایا کہ میرے ابا نے مجھے اپنے مال میں سے کچھ مال دیا۔ میری ماں نے کہا: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تم جب تک اس

مال پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ ٹھہراؤ میں خوش نہیں ہوں گی نہ مجھے اطمینان ہوگا۔

میرے اباجان رسولِ اکرم ﷺ کے پاس گئے کہ آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ میں نے نعمان کو یہ مال دے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَعْطَیْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی قدر دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اولاد کے درمیان عدل کرو''۔ تو میرے والد نے مجھ سے وہ مال لوٹا لیا۔ یعنی جو مجھے دے رہے تھے وہ نہ دیا۔ بخاری شریف، کتاب الہبہ۔

نیز مسلم شریف کے الفاظ بڑے جھنجھوڑنے والے ہیں ...... حضور ﷺ نے فرمایا: فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ جب تم اپنی ساری اولاد کو برابر نہیں دے رہے تو مجھے بالکل اس معاملے میں گواہ نہ بناؤ ...... میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری میں کتاب الفرائض کی ابتدا میں مسلم شریف کی اس حدیث پاک کے حوالہ سے ایک بڑی پیاری بات لکھی ہے جو کہ لائق توجہ ہے ...... **واضاف الاولاد الیهم مع انه الذی اوصیٰ بهم، اشارة الیٰ انه ارحم بهم من آبائهم۔ (باب قول الله تعالیٰ یوصیکم الله فی اولادکم)**

کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد کو جو فرمایا کہ سب بیٹوں کو کیا تم نے اسی جتنا مال دیا ہے اس میں اولاد کی اضافت کرنا اور ان کے حق میں بھی وصیت کا کہنا یہ اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ جس قدر والدین اپنی اولاد پر شفیق ہوتے ہیں آپ ﷺ اس سے بڑھ کر امت کے افراد کے حق میں شفیق و رحیم ہیں۔

یاد رہے کہ لوگوں کو مروجہ رسوم سے، آبائی شرک پرستیوں سے اور دیگر منکرات سے روکنا ایک بہت بڑا کام ہے لیکن یہ کام اپنے اندر نبوی مزاج کی مطابقت چاہتا ہے لب و لہجے اور انداز کی نرمی اور اندرونی شفقت و رأفت کا متقاضی ہے اور یہی ہر نبی و رسول کی دعوت کا منہج اور طریقہ ہے۔ آپ ﷺ نے بھی نرم لب و لہجے اور خاص شفقت و ہمدردی سے قوم کو جو دعوت دی اس کے اثرات کی ایک جھلک سیرت ابن ہشام کے حوالے سے ملاحظہ فرمایئے......

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حبشہ کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کے سامنے تقریر فرما رہے ہیں اور عصرِ جاہلیت کی وحشت اور اسلامی قدروں کی دل آویزی اور خوبی سے روشناس کرا رہے ہیں...... یہ تقریر جامعیتِ بیان کا ایک حسین شہ پارہ، ادبِ عربی کا خوبصورت گلدستہ اور تاریخِ اسلام کی ایک قیمتی دستاویز بن گئی۔ اس کا ابتدائی حصہ کچھ یوں ہے......

ایها الملک ! کنا قوما اهل جاهلیة ، نعبد الاصنام ، ونا کل المیتة ، ونأتی الفواحش ونقطع الارحام ، نسئی الجوار ویأکل القوی منا الضعیف ، فکنا علیٰ ذالک ، حتیٰ بعث الله الینا رسولا منا ، نعرف نسبه وصدقه وامانته وعفافه ، فدعانا الیٰ الله لنوحده ونعبدهٗ ، ونخلع ماکنا نعبد نحن واٰباؤنا من دونه من الحجارة والاوثان وامرنا بصدق الحدیث ، واداء الامانة ، وصلة الرحم ، وحسن الجوار ، والکف عن المحارم والدماء ،

ونهانا عن الفواحش وقول الزور واکل مال الیتیم وقذف

المحصنات ، وامرنا ان نعبد الله وحده لا نشرک به شئيا، وامرنا بالصلاة والزكاة والصيام ......فصدقناه وآمنا به واتبعناه علىٰ ماجاء به من الله ، فعبدنا الله وحده فلم نشرک به شيئا ، وحرمنا ماحرم علينا ، واحللنا ما احل لنا ، فعدا علينا قومنا ، فعذبونا وفتونا عن ديننا ، ليردونا الىٰ عبادة الاوثان من عبدة الله تعالىٰ وان نستحل ما كنا نستحل من الخبائث ، فلما قهرونا ، وظلمون ا وضيقوا علينا وحالوا بيننا وبين ديننا ، خرجنا الىٰ بلادک ، واخترناک علىٰ من سواک ، ورغبنا فى جوارک ، ورجونا ان لا نظلم عندک ايها الملک!

(السيرة النبويه لابن هشام 336/1)

اس زریں تحریر کی...... سنہرے الفاظ کا ......خوبصورت ترجمہ ملاحظہ فرمائیے......

اے بادشاہ!

ہم جاہل تھے ، بتوں کی عبادت کرتے تھے ، مردار کھاتے تھے ، بے حیائیوں کے مرتکب ہوتے تھے ، قرابتوں کو قطع کرتے تھے ، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے ، قوی ضعیف کو کھا جاتا تھا ، ہم جاہلیت کی اسی وحشت کا شکار تھے کہ اللہ نے ہم ہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا ، ایسا پیغمبر کہ جس کا حسب اور جس کا نسب ، جس کا صدق اور جس کی دیانت ، جس کی امانت اور جس کی عفت سب سے ہم خوب واقف ہیں ۔

اس نے ہمیں توحیدِ ربانی اور عباداتِ الٰہی کی دعوت دی ، ہم اور ہمارے

آباء و اجداد جن بے جان پتھروں اور بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے ان سب کو بالکلیہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی ، بات کی سچائی اور امانت کی ادائیگی ، اپنوں کے ساتھ صلہ رحمی اور پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک ، حرام کاموں سے رکنے اور فساد و خونریزی سے بچنے کا حکم دیا ، بے حیائی سے ہمیں روکا ، ناحق بات کہنے کی ممانعت فرمائی ، یتیم کا مال کھانے سے منع کیا ، پاک دامن پر تہمت سے بچنے کی تاکید کی اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ، صرف اسی کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں ، زکوٰۃ دیں اور روزہ رکھیں۔

چنانچہ ہم نے ان کی تصدیق کی ، ان پر ایمان لائے اور اللہ کی جانب سے وہ جو کچھ لے کر آئے اس کی پیروی کی ، سو اب ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں ، شرک سے بچتے ہیں ، حلال ہی کو حلال سمجھتے ہیں اور حرام سے رکتے ہیں اس وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی اس نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں اپنے دین کے بارے میں طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا ، وہ چاہتی ہے کہ ہم پھر سے بے جان بتوں کی عبادت شروع کردیں۔ پھر سے خبائث کو حلال سمجھنے لگیں اور ایک بار پھر اس گمراہی میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جب انہوں نے ہم پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے ، زمین ہم پر تنگ کردی ، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہونے لگے تو ہم آپ کے ملک کی طرف نکل پڑے آپ کی ہمسائیگی میں رغبت محسوس کی اور سب کو چھوڑ کر آپ کی جانب نکل آئے کہ آپ کے ہاں ہم پر کوئی مظالم نہیں توڑے جائیں گے۔

(السيرة النبويه لابن هشام 336/1)

نقل از کشف الباری، کتاب المغازی، صفحہ: ۲۵)

یاد رہے! ......اس دورِ جدید کی جہالتیں، اور نافرمانیاں، اللہ کے قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان سے ہی دور کی جاسکتی ہیں ...... اسی لیے آپ ﷺ کی وصیتوں کے نام سے نیکی کی چند تاکیدی باتیں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ جن میں سے تو بعض میں بطورِ خاص یہ الفاظ ...... اُوْصِیْکَ، اُوْصِیْکُمْ، اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ ...... بھی شامل ہیں اور کئی احادیث میں ایسے الفاظ تو نہیں لیکن ان کا پیرایہ اور اسلوبِ بیان تقریباً اسی سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔

اپنے قارئین سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پہلے خود فکر و تدبر سے پڑھ کر عمل کیلیے کمر بستہ ہوجائیں اور پھر اپنے احباب و متعلقین تک اسے ضرور پہنچائیں تاکہ نیکی کی اس دعوت میں، آپ بھی میرے ساتھ برابر کے شریک ہوجائیں۔

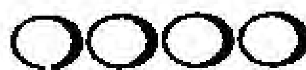
آخری بات یہ ہے کہ اس میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ میرے اللہ کا کرم ہے اور اگر کوئی کوتاہی اس میں ہوئی تو وہ میری خطا ...... لائقِ عفو و کرم ہے۔

ابو طلحہ

محمد اظہار الحسن محمود

مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 جوہر آباد

0454-722954



① میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کی وصیت فرمائی

آقائے عرب وعجم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل، میرے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ نے مجھے…… ان سات اہم چیزوں کی وصیت فرمائی:……

❶ …… بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ اَدْنُوَ مِنْهُمْ

مساکین سے محبت کروں اور ان کے پاس بیٹھوں۔

❷ …… وَاَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنِّىْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَ مِنِّىْ

(دنیا داری کے معاملات میں) اپنے سے غریب کو دیکھوں اپنے سے مالدار کی جانب نہ دیکھوں۔

❸ …… وَاَنْ اَصِلَ رَحِمِىْ وَاِنْ جَفَوْبِىْ

اور میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں چاہے وہ میرے ساتھ جفا کریں۔

❹ …… وَاَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کروں۔

❺ …… وَاَنْ اَتَكَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ

اور ہر حال میں حق کہوں گرچہ لوگوں کو کڑوا لگے

۶...... وَلَا تَاخُذَنِیْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ

اور اللہ کی اطاعت کے بارے میں کسی کی ملامت خاطر میں نہ لاؤں

۷...... وَاَنْ لَّا اَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا

اور میں لوگوں سے سوال کرنے سے باز رہوں۔

...... مسند احمد

② اے معاذ! میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں

نبی کریم ﷺ کے پیارے شاگرد، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

((یَا مُعَاذُ! وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ، فَقَالَ لَہٗ مُعَاذٌ : بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا وَاللّٰہِ اُحِبُّکَ:قَالَ اُوْصِیْکَ یَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ اَنْ تَقُوْلَ:اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ))

اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! مجھے بھی آپ سے بہت محبت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تجھے یہ وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد یہ دعا نہ چھوڑنا۔

((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ))

ترجمہ: اے اللہ! اپنا ذکر کرنے اور شکر بجا لانے میں اور اپنی عبادت کرنے میں تو میری مدد فرما!

...... ابوداؤد شریف، کتاب الوتر

فائدہ: اس سعادت اور خوش بختی کا کیا کہنا کہ رسالت مآب ﷺ اپنے شاگر، اپنے صحابی، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھا کر فرما رہے ہیں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم تو اپنے آقا مدنی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہی تھے...... لیکن یہاں حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ سبحان اللہ! حضور ﷺ کی تربیت اور فیضِ صحبت سے اللہ نے صحابہ کا مقام کس قدر بلند فرما دیا۔ دنیا کی نظر میں ان کے رتبے بڑھا دیے اور اپنے ہاں سے خوشنودی اور رضا کے پروانے بھی انہیں عطا فرما دیے۔

۳ ایک خاص دعا کی وصیت

رحمت للعالمین، سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی لختِ جگر، نورِ چشم، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روز فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو......

((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ))

ترجمہ: اے ہمیشہ سے زندہ، اور قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے

سہارے فریاد کرتا ہوں۔ تو میرے سارے کام سنوار دے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔

...... مستدرک حاکم

④ نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھنا

چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو سب سے آخر میں جو وصیت فرمائی ...... اس کے الفاظ یہ ہیں: ......

((اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ اِتَّقُوا اللّٰہَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ))

اے افرادِ امت! نماز کا خیال رکھنا، نماز کو ہر حال میں قائم رکھنا۔ نیز فرمایا: اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

...... ابوداؤد شریف، کتاب الادب

⑤ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے آقا، میرے خلیل حضرت محمد ﷺ نے مجھے ان باتوں کی وصیت فرمائی: ......

❶ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ اَوْ حُرِّقْتَ

تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چاہے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں چاہے تجھے آگ میں جلا دیا جائے۔

❷ وَلَا تَتْرُکْ صَلَاۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ

بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جو آدمی جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اللہ کا ذمہ اس سے اٹھ جاتا ہے۔

۳ وَلَا تَشْرَبَ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

اور تو شراب نہ پینا بے شک وہ تو ہر برائی کی جڑ ہے۔

......ابن ماجہ، کتاب الفتن

⑥ تین اہم باتوں کی وصیت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:......

((اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ))

میرے کریم و خلیل آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی:......

۱ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھنا۔

۲ وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔

۳ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اور جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا۔

......مسند احمد

بخاری شریف کی حدیث پاک کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک موقع پر تو اِن الفاظ میں اور کسی دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے انہیں مندرجہ بالا اعمال کی وصیت فرمائی ہوگی۔

((اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُھُنَّ حَتّٰی اَمُوْتَ صَوْمَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍوَّصَلَاةِ الضُّحٰی وَنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ))

میرے خلیل سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ ان کاموں کو موت تک کرتا رہوں بالکل نہ چھوڑوں ...... ۱ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا ۲ نمازِ چاشت ادا کرنا ۳ وتر ادا کرکے سونا۔

...... بخاری شریف

⑦ ہر بلند مقام پر اللہ کا نام بلند کرتے رہنا

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یارسول اللہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا......

((عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ))

تجھ پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ہر بلند مقام پر چڑھتے وقت اللہ اکبر پڑھنا لازم ہے۔

جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا......

((اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ))

اے اللہ اس پر زمین کی درازی کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان کر دے۔

...... ترمذی شریف، مسند احمد

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم بلند جگہ پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نشیبی جگہ اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ بخاری، دارمی

⑧ آپ ﷺ نے الوداع کرتے ہوئے وصیت فرمائی

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

((قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا))

ہم چند نوجوان ہم عمر نبی پاک ﷺ کے پاس (اپنے قبیلے میں سے علم سیکھنے کے لیے) آئے اور آپ ﷺ کے پاس تقریباً بیس راتیں ٹھہرے۔ آپ ﷺ بہت زیادہ رحم دل تھے۔

آپ ﷺ نے ہمیں الوداع کہتے ہوئے فرمایا: جب تم اپنے قبیلے میں جاؤ تو انہیں یہ دین سکھانا اور انہیں نمازوں کے یہ اوقات بتا کر نماز پڑھنے کا حکم دینا، اور جب وقتِ نماز آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کروائے۔

...... بخاری شریف، کتاب الایمان

فائدہ: علماء و محدثین نے بتایا ہے کہ اور جو تم میں بڑا ہو سے مراد ایک دوسری

حدیث پاک کی وجہ سے معنی یہ ہے کہ جو تم میں دینی علم رکھنے کے اعتبار سے فائق اور بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

⑨ دس باتوں کی وصیت

جبلِ فقاہت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا مدنی کریم ﷺ نے مجھے ان دس باتوں کی وصیت فرمائی......

❶ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ۔

تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

❷ وَلَاتَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ۔

اور تو اپنے والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے مال اور اہل و عیال سے دست بردار ہو جائے۔

❸ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔

اور تو فرض نماز جان بوجھ کر ہرگز نہ چھوڑنا جو آدمی جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دے تحقیق اس سے اللہ کا ذمہ اٹھ جاتا ہے۔

❹ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ۔

اور شراب ہرگز نہ پینا بے شک وہ تو ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

❺ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور اللہ کی نافرمانی سے بچو، بے شک نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اتر آتی ہے۔

۶ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ

اور میدانِ جنگ سے بھاگنے سے بچو، اگرچہ سبھی لوگ ہلاک ہو جائیں۔

۷ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ

اور جب لوگوں کو کوئی طاعون جیسی وبا آلے، تو ان میں ہو تو ثابت قدمی اختیار کر۔

۸ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ

اور اپنے اہل و عیال پر اپنے مال سے فراخدلی سے خرچ کرتے رہنا۔

۹ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا

اور اپنے گھر والوں کو ادب سکھانے کی خاطر اُن سے ڈنڈا نہ اٹھانا۔

۱۰ وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ

اور انہیں اللہ کے حقوق کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

...... مسند احمد

۱۰ بہت سے نیک کاموں کی جامع وصیت

فقیہ اُمت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے شفیق و کریم آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر...... اپنی جانب متوجہ کیا...... اور فرمایا......

اے معاذ! میں تمہیں (چند باتوں کی) وصیت کرتا ہوں ...... تقویٰ اختیار کرنے کی ...... سچ بولنے کی ...... اپنا عہد پورا کرنے کی ...... امانت ادا کرنے کی ...... خیانت سے بچنے کی ...... یتیم پر مہربانی کرنے کی ...... ہمسائیگی کا خیال کرنے کی ...... اپنے غصے پر قابو پانے کی ...... بات میں نرمی اختیار کرنے کی ...... لوگوں کو سلام کرنے کی ...... امام کا ساتھ نہ چھوڑنے کی ...... قرآن پاک میں گہری نظر رکھنے کی ...... آخرت کی محبت کی ...... اپنے حساب سے ڈرتے رہنے کی ......اور اپنی امیدیں کم اور عمل اچھا بنانے کی ...... وصیت کرتا ہوں۔

اور میں تمہیں (چند باتوں سے) سے منع کرتا ہوں ...... کسی مسلمان کو گالی دینے سے ...... کسی جھوٹے کی تصدیق کرنے سے ...... کسی سچے آدمی کو ناحق جھوٹا قرار دینے سے ...... امامِ عادل کی نافرمانی سے ...... اور زمین میں فساد و بگاڑ پیدا کرنے سے۔

اے معاذ! سنو!

((وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَّاِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةَ السِّرِّ بالسّر والعلانية بالعلانية))

ہر درخت اور ہر پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو......

اور ہر گناہ پر اللہ سے توبہ کیا کرو......

اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو اس پر چھپ کر توبہ کرو......

اعلانیہ خطا کی ہے تو اس پر اعلانیہ توبہ کرتے رہو۔

...... بیہقی شریف

⑪ خوش آمدید! اے طالبین علم!

کریم آقا کے کریم النفس صحابی، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی علمِ دین کے طالبین کے لیے ایک بہترین وصیت روایت فرماتے ہیں ...... کہ رسولِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا......

((سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ))

عنقریب تمہارے پاس کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو یوں انہیں خوش آمدید کہنا:

((مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))

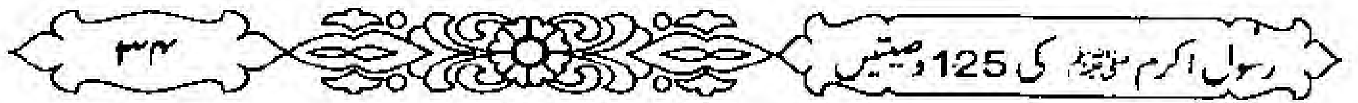
اے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق آنے والو! ہم تمہیں مرحبا کہتے ہیں مرحبا۔ اور انہیں خوب علمِ دین سکھانا۔

...... ابن ماجہ، کتاب المقدمہ

[ترمذی شریف، کتاب العلم میں بھی تقریباً اسی مضمون کی دو احادیث آئی ہیں۔]

⑫ چار باتوں کی وصیت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اقدس ﷺ نے مجھے چار باتوں کی وصیت فرمائی۔ وہ مجھے دنیا اور اس کی ساری دولتوں سے زیادہ پیاری ہے۔ آپ ﷺ



نے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر رضی اللہ عنہ!

1 اپنی کشتی کو مضبوط کرلو کیوں کہ سمندر گہرا ہے۔

2 اپنا توشہ خوب جمع کرلو کہ سفر بہت لمبا ہے۔

3 اپنی پیٹھ ہلکی کرلو کہ گھاٹی دشوار گزار اور بہت کٹھن ہے۔

4 اور تم اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرلو کہ حساب لینے والا بہت باریک بین ہے۔

...... امام مقدسی

(۱۳) رُلا دینے والی وصیت اور رقّت آمیز خطبہ

ایک جلیل القدر صحابی سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسولِ کریم، رؤف ورحیم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو ایسا رقت آمیز وعظ فرمایا کہ جس سے دل دہل گئے اور ہماری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! گویا یہ تو آپ کا رخصت کرنے والا وعظ ہے...... لہٰذا براہِ کرم ہمیں کچھ وصیت فرمادیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا......

((اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ))

میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ...... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور [نیکی کے معاملات میں اپنے حاکم کی] اطاعت وفرماں برداری اختیار کیے رکھنا...... چاہے تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص تم میں سے [میرے بعد] زندہ رہا وہ عنقریب بہت سا اختلاف دیکھے گا ...... پس تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم جاننا اور اسے دانتوں سے مضبوط تھام لینا، اور دین میں نئی نئی باتیں گھڑ لینے سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی بات کو داخل کر لینا بدعت وگمراہی ہے۔

...... سنن دارمی، کتاب المقدمہ، ترمذی شریف، کتاب العلم۔ ابن ماجہ، کتاب المقدمہ۔

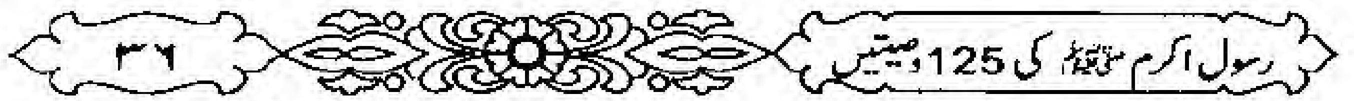
[مذکورہ بالا تینوں کتب کے الفاظ میں کسی قدر تقدیم وتاخیر ہے مگر مضمون تقریباً ایک سا ہے]

⑭ پانچ لاکھ میں سے پانچ احادیث کی وصیت

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو چند بہت اہم وصیتیں فرمائیں۔ ان میں انیسویں وصیت یہ تھی......

((اَنْ تَعْمَلَ بِخَمْسَةِ اَحَادِيْثَ جَمَعْتُهَا مِنْ خَمْسِ مِائَةِ اَلْفٍ))

بیٹا! میں نے تمہارے لیے پانچ لاکھ احادیث میں سے پانچ احادیث



خلاصہ اور لُب لباب کے طور پر جمع کی ہیں زندگی بھر ان پر عمل کرتے رہنا۔

۱ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى [بخاری ، مسلم]

۲ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ [بخاری]

۳ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ [بخاری ، ترمذی]

۴ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ ، اَلَا اَنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَهِيَ الْقَلْبُ ۔ [مسلم شریف]

۵ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ [مسلم ،ابو داؤد]

احادیث کا ترجمہ بالترتیب ملاحظہ فرمائیں......

۱ تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر ایک شخص کو اس کے عمل کے نتیجے میں وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

۲ انسان کے اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی (بے مقصد) چیزوں کو ترک کر دے۔

(۳) تم میں سے کوئی شخص حقیقی معنوں میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۴) [اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے] حلال بھی واضح ہیں اور حرام بھی واضح۔ اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں جن کے حقیقی حکم سے بہت سے لوگ آگاہ نہیں [ہاں جسے اللہ تعالیٰ نے اس کا علم عطا کیا ہو] پس جو شخص شبہات میں پڑنے سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی آبرو بچالی۔ اور جو شخص شبہات کے چکر میں پڑ گیا وہ یقیناً حرام کے راستے پر چل نکلے گا۔ اور اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی چرواہا اپنے جانور کسی دوسرے کی حدود کے پاس چرائے تو خطرہ یہ ہے کہ وہ غیر کی حدود میں داخل ہو جائیں گے۔

خبردار! ہر ایک مالک کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء و اعمال ہیں۔ اور وہی شخص اللہ کریم کی محرمات سے معنوں میں بچ سکتا ہے جو اس کی حدود پر [آگے بڑھنے یا پھلانگنے سے] رُک جاتا ہے۔

سنو! ہر بدن میں اللہ تعالیٰ نے ایک گوشت کا ٹکڑا پیدا کیا ہے جو سنور جائے تو سارا بدن سنور جاتا ہے اور اگر گوشت کا وہ لوتھڑا خراب ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ دل ہے۔

(۵) تم میں سے وہ کامل مسلمان وہی شخص ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ اور زبان

سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ [[امام اعظمؒ کی وصیتیں اور نصیحتیں، صفحہ 78]]

...... ﴿یہ پانچوں احادیث، صحاحِ ستہ کی مشہور احادیث ہیں﴾

⑮ اللہ تعالیٰ اور بندوں کی محبت کیسے حاصل ہو؟

ایک شخص رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میں جب اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ))

تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کر...... اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

((وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ))

اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے تو بے پرواہ ہو جا تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

...... ابن ماجہ، کتاب الزھد

⑯ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو

صحابہ اور اہلِ بیت سے محبت ایمان کا حصہ ہے...... ایمان کی علامت اور نشانی ہے...... ان کی عقیدت رسولِ کریم ﷺ کی تربیت اور صحبت کی وجہ سے ہے

۔ یقیناً رسولِ کریم ﷺ جیسا معلم اور استاذ بھی دنیا اور نہ دیکھ سکے گی اور صحابہ جیسے عظیم شاگرد بھی کسی کے نہیں ہوں گے ۔

جانثارِ رسولِ کریم، سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ ھُدیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو ،پھر فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنانا ،جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے انہیں اذیت پہنچائی تو گویا اس نے مجھے ہی اذیت پہنچائی۔

((وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَا اللّٰهَ وَمَنْ آذَا اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّأْخُذَهُ))

[اور یاد رکھو!] جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی ...... اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے۔

......ترمذی، کتاب المناقب

⑰ سچ کی برکت اور جھوٹ سے نفرت

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے محسن، حبیبِ رب العالمین، اپنے آقا، رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کا فرمانِ عالیشان روایت فرماتے ہیں کہ......تم پر سچ بولنا لازم ہے۔ بلاشبہ سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی راہ پر لاتی ہے

((وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا))

اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے صِدِّیق

[سچا] لکھ دیا جاتا ہے۔

تم جھوٹ سے ضرور بچو۔ اور بے شک جھوٹ نافرمانی ہے اور نافرمانی جہنم کی راہ پر چلاتی ہے...... اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب [جھوٹا] لکھ دیا جاتا ہے...... وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

...... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب۔ ترمذی) بخاری ۵۶۲۹، کتاب الادب

(۱۸) مظلوم کی آہ و بددعا سے بچو!

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں رحمتِ کون و مکاں، سرورِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تربیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت اونچا کر دیا۔ آخرت میں اپنے پروانۂ رضا کا وعدہ بھی فرمایا اور دنیا میں بھی اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں یمن کے گورنر و والی کے طور پر تعینات فرمایا...... اور جب رؤف و رحیم آقا انہیں گورنری کے لیے بھیج رہے تھے تو آپ انہیں شاندار انداز میں وصیت فرما رہے تھے...... جس میں آپ نے یہ بھی فرمایا......

((اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ))

مظلوم کی بددعا سے بچو! بلاشبہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہوتی۔

...... بخاری کتاب المظالم والغصب

نیز عبداللہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک

رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ آقائے عرب وعجم سید کائنات، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے [لوگوں کو برملا نصیحت کرتے] سنا......

((اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا فَاِنَّهُ لَيْسَ دُوْنَهَا حِجَابٌ))

لوگو! مظلوم کی بددعا سے بچو! اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ اس کی آہ و بددعا اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

......مسند احمد

فائدہ: معلوم ہوا کہ سب گناہوں میں سے ظلم ایسا بے رحم گناہ اور بدتر خطا ہے کہ چاہے کافر کے ساتھ بھی کیا جارہا ہو تو اللہ کریم کو برداشت نہیں۔ لہٰذا ہر حال میں ظلم سے بچنے کی تاکیدی وصیت فرمائی گئی ہے اور قرآن وسنت میں جا بجا اس کی بہت سی قباحتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

⑲ ایمان کی ناقدری سے بچنا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اپنے بے مثال معلم و استاد، امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ عظیم ارشاد منقول کرتے ہیں......

((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا اَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا))

اعمالِ صالحہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے رہو۔ قبل اس کے کہ اندھیری رات کی طرح ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا جائیں۔ کہ آدمی صبح ایمان کی حالت میں کرے اور شام کو کافر ہو چکا ہو۔ یا شام کو صاحبِ ایمان ہو اور صبح تک ایمان برباد کیے بیٹھا ہو۔ اور دنیا کی کچھ حقیر چیزوں کے لیے اپنا دین تک بیچ ڈالے۔

...... مسلم شریف، کتاب الایمان

۲۰ ماں باپ یا غیر اللہ کی قسمیں مت کھاؤ

امام المُعَبِّرِین وتاجُ المحدّثین محمد بن سیرین، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ سیدِ دو عالم، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ))

تم اپنے ماں باپ کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو...... اور [ان کے علاوہ بھی] اللہ کے غیر کی قسمیں کھانے سے گریز کرو۔ اور جب قسم کھانی ہو تو صرف اللہ کے نام کی ہی کھاؤ۔ اور صرف سچ بات پر ہی قسم کھایا کرو۔

...... ابوداؤد، نسائی فی کتاب الایمان والنذور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ کئی کتبِ احادیث میں ہے کہ میں چند سواروں کے

درمیان کھڑا کسی بارے میں اپنے باپ کی قسم کھا رہا تھا کہ رسولِ کریم ﷺ ادھر سے گذرے آپ نے مجھے آواز دی اور اس فعل سے روکا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ تم اپنے آباء اجداد کی قسمیں کھاؤ اگر کہیں قسم کھانا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم ہی کھایا کرو۔ فرماتے ہیں کہ وہ دن اور آج کا دن، اپنی گفتگو ہو یا کسی کی بات نقل کر رہا ہوں، میں نے کبھی ایسی قسم نہیں کھائی جس سے مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے روکا تھا۔ (یہ واقعہ بخاری، مسلم، ابوداؤد وغیرہ کتب میں مذکور ہے)

(۲۱) صدمہ پہنچتے ہی صبر کر جانا اصل صبر ہے

پیارے آقا کے پیارے خادم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بچے کی موت پر رو رہی تھی:......

آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ : اے عورت! اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ اس عورت نے جواب میں کہا تمہیں کیا پتہ مجھ پر کتنی بڑی مصیبت ٹوٹی ہے۔

جب حضور ﷺ اسے نصیحت فرما کے وہاں سے چلے گئے تو بعد میں لوگوں نے اس عورت کو بتایا یہ تو رسولِ اکرم ﷺ تھے (جن کی بات کو تو نے یوں رد کر دیا) اس بیچاری پر تو یہ سن کر موت کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور پھر جلدی سے حضور ﷺ کے گھر آئی، آپ ﷺ کے دروازہ پر کوئی دربان بھی نہیں تھا۔

آپ ﷺ کے پاس آ کر معذرت کی اور عرض کیا: لَمْ اَعْرِفْكَ میں آپ

کو پہچان نہ سکی اس لیے ایسا کہہ بیٹھی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! صدمہ [کی خبر] پہنچتے ہی صبر کر لینا اصل صبر ہے ۔ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔

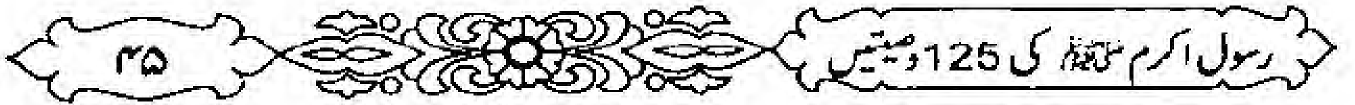
...... مسلم، کتاب الجنائز، ترمذی، کتاب الجنائز

(۴۲) پھر لوٹ کر دنیا میں کوئی نہیں آئے گا

حضرت حسن یسار اور جناب قتادہ رحمۃ اللہ علیہما کہتے ہیں کہ ہمیں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسولِ کائنات ﷺ نے روزِ محشر کے حساب سے ڈرانے کے لیے اہم وصیت کے طور پر ارشاد فرمایا...... ایک انسان کو رب العالمین کے سامنے پیش کیا جائے گا وہ بھیڑ کے بچے کی طرح مسکینی کے عالم میں حاضر ہوگا...... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے! میں نے تجھے مال دیا اپنی نعمتیں عطا فرمائیں تو نے میری رضا پانے کے لیے کیا کیا؟ بندہ کہے گا......

((یَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَاكَانَ فَارْجِعْنِیْ آتِكَ بِهٖ))

اے میرے رب! میں نے بہت سا مال جمع کیا اور خوب بڑھایا لیکن اس میں سے اکثر وہیں چھوڑ کر آ گیا پس تو مجھے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا دے تاکہ میں وہ لا سکوں ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ...... مجھے وہ دکھا جو نے آج کے لیے آگے بھیج دیا تھا وہ پھر کہے گا اے میرے رب! میں نے دنیا میں بہت سا مال جمع کیا اسے خوب بڑھایا لیکن وہ تو سارا وہیں رہ گیا...... پس تو مجھے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا دے تاکہ میں وہ سب کچھ لا سکوں ۔ وہ یونہی فریاد کرتا رہ جائے گا اور کوئی نیکی پیش نہ کر سکے گا نتیجۃً اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔



...... ترمذی شریف، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق

فائدہ: قرآنی آیات کی طرح یہ احادیث ہمیں اس دن کی بے بسی سے آج ہی ڈرا رہی ہیں اور آخرت کے لیے اپنے مالی اور بدنی اعمال کا ذخیرہ کرنے پر آمادہ کر رہی ہیں۔ بھلا ہے وہ شخص جو ان آیات و احادیث سے آج سبق سیکھ لے اور آنے والے کل کی تیاری کر کے کامرانی اور سرخروئی کا مستحق بن جائے۔ اور بدنصیب ہے وہ آدمی جس پر ان نصیحتوں کا کچھ اثر نہ ہو اور وہ آج کی دنیا اور کل کی عقبیٰ کو تباہ کر بیٹھے۔ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارے، اللہ، رسول کی نافرمانی کر کے اپنی جان پر ظلم ڈھائے اور کل روزِ قیامت رُوسیاہی اس کا مقدر بنے۔

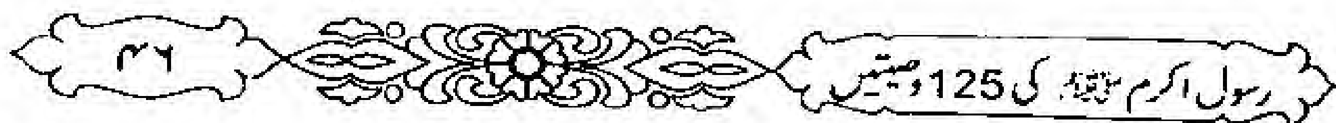
۲۳ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کی عادت بناؤ

سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ بڑے پائے کے تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمارے استاد، صحابیٔ رسول، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا...... کہ مجھے میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:......

((یا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُنْ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ))

اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر داخل ہوا کرو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تاکہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا نزول ہوگا۔

...... ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب



(۲۴) میری سنت سے منہ نہ پھیر لینا

خادمِ آقا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین صحابہ کرام ...... نبی الثقلین، امام القبلتین، رسولِ خدا، محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھر پر آئے اور آپ ﷺ کے گھر والوں سے آپ کی عبادت کے متعلق دریافت کرنے لگے ......اور جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تو بہت کثرت سے عبادت کرتے ہیں تو وہ سوچنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تو بخشے بخشائے ہیں پھر بھی اس قدر عبادت کرتے ہیں، ہماری عبادات تو تھوڑی سی ہیں ان کی کیا حیثیت؟ اس پر وہ تینوں آپس میں یوں کلام کرنے لگے۔

ایک نے کہا: فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا ......بس میں تو روزانہ پوری رات عبادت کیا کروں گا۔

دوسرے نے کہا: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ فَلَا اُفْطِرُ میں روزانہ روزہ رکھوں گا کبھی نہ چھوڑوں گا۔

تیسرے نے کہا...... اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا میں کبھی شادی نہ کروں گا بس الگ تھلگ رہ کر عبادت ہی کرتا رہوں گا۔ اِدھر وہ یہ کہہ رہے تھے اُدھر آقائے کونین تشریف لے آئے ...... فرمایا ...... اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا اَمَا اَنَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاکُمْ لَهٗ......

کیا تم نے ہی ایسے اور ایسے کہا ہے؟

سنو! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تقویٰ رکھنے والا ہوں۔

اس کے باوجود...... میں کسی دن نفلی روزہ رکھتا ہوں کسی دن نہیں رکھتا، اور میں کبھی رات بھر عبادت کرتا ہوں کبھی سویا بھی رہتا ہوں اور...... میں بیویوں سے نکاح بھی کرتا ہوں [الگ تھلگ نہیں رہتا۔] پس یہ میرا طریقہ ہے۔ جس نے اس سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔

...... بخاری، کتاب النکاح

۲۵ نرم خُوئی اللہ کو بہت پسند ہے

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فخرِ کائنات، سرورِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ))

بے شک اللہ تعالیٰ نرم خُو ہے اور نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے اور نرم خوئی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو کہ سختی پر نہیں عطا فرماتا۔

......ابن ماجہ، کتاب الادب

فائدہ: سیدنا ہلال عبسی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ امین، خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ جو آدمی نرم خوئی سے محروم رہا وہ بہت سی بھلائیوں سے تہی دامن رہا۔ نرم خوئی اور مہربانی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے...... اسے اپنے مزاج میں لانے کی کوشش کیجئے اور سختی و تلخی اُس ذاتِ پاک کو ناپسند ہے لہٰذا اس سے بچیے۔

۳۶ سفر پر جاتے صحابی کو بہت پیاری نصیحت

خدمتِ نبوی کا دس سالہ اعزاز پانے والے صحابی، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی رسالت مآب، ختمی مرتبت، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ عرض کی......

((اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ))

آقا! میں ایک سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی وصیت فرمایئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا توشہ نصیب کرے۔ اس نے کہا: کچھ اور بھی تو ارشاد فرمایئے: آپ نے فرمایا اللہ تجھے گناہوں سے پاک کرے۔ [صحابی نے سوچا: رحمت کی اس برسات میں خوب سیر ہو کر سعادتیں لوٹے۔] شدتِ اشتیاق سے پھر التجا کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان، مزید کچھ اور...... میرے آقا! آپ نے فرمایا: تو جہاں کہیں ہو اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ بھلائی والا معاملہ فرمائے۔

...... ترمذی، کتاب الدعوات

۳۷ عدل کرنے والے بنو!

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے نبیٔ دو عالم، رسول

مکرم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبانِ اطہر سے سنا...... آپ فرما رہے تھے......

((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِّنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ ، اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِىْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا))

بے شک عدل کرنے والے لوگ، روزِ قیامت رب رحمٰن کے دائیں طرف، نور کے منبروں پر [بڑی شان سے] بیٹھے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے ماتحتوں اور گھر والوں کے درمیان عدل سے پیش آتے ہوں گے۔ اور فرمایا: یاد رکھو! رحمٰن کی دونوں جانب دائیں جانب ہی کہلاتی ہیں۔ [مسند احمد میں ہے کہ موتیوں کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے]

...... مسلم شریف، کتاب الامارہ۔ نسائی، کتاب آداب القضاۃ

۲۸ حکمران اپنے ماتحتوں پر مظالم نہ ڈھائیں

رسول کریم ﷺ کے حق گو صحابی، سیدنا عائذ رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور اسے تنبیہ کے طور پر فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے......

((اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ ، فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ))

"بے شک برے حکمران وہ ہوں گے جو اپنے ماتحت لوگوں پر مظالم ڈھائیں گے۔"

خبردار! تو ان میں سے نہ بن۔ ابن زیاد نے بڑی نخوت اور تکبر سے کہا:

بیٹھ جا! تمہاری حیثیت کچھ نہیں ہے اصحاب محمد ﷺ میں سے۔ گویا تم کوئی بڑے عالم فاضل نہیں ہو، تم تو ان کا چھان بورا ہو، سیدنا عائذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ [بے شک وہ سبھی عمدہ لوگ تھے] ان میں چھان بورا کچھ نہ تھا۔ چھان بورا تو ان کے بعد کے لوگوں میں ہی ہوسکتا ہے۔

...... مسلم شریف، کتاب الامارہ

(۲۹) لوگو! مسواک ضرور کیا کرو

جانثار رسول عربی، سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مدینہ کے تاجدار، آقائے نامدار، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَسَوَّكُوْا فَاِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَاجَآءَ نِیْ جِبْرِیْلُ اِلَّا اَوْصَانِیْ بِالسِّوَاكِ))

لوگو مسواک ضرور کیا کرو بے شک یہ منہ کو پاک کرتی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا اس سے حاصل ہوتی ہے۔ جبریلِ امین مجھے ہمیشہ اس کی وصیت کرتے رہے ...... یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض کر دی جائے گی۔ اور اگر مجھے اپنی امت کے بارے میں سختی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں امت کے لیے اسے لازم کر دیتا۔ اور دیکھو! میں خود اس قدر کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ میرے مسوڑھے اس سے بسا اوقات چھل جاتے ہیں۔

..... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا

۳۰ کسی کو گالی نہ دینا

حضرت ابوتمیمہ کہتے ہیں کہ میری قوم کا ایک آدمی رسولِ رحمت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ ہی اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ تو اس نے کہا: آپ کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک اکیلے اللہ عزوجل کی جانب لوگوں کو بلاتا ہوں۔ وہ اللہ، کہ جب تو کسی پریشانی میں اسے پکارے تو وہ تیری تکلیف کو دور کر دے، جب تو قحط سالی کا شکار ہو کر اس سے مدد مانگے تو زمین سے پیداوار اُگائے، اور جب گھنے جنگل میں تو راستہ کھو جائے پھر اس ذات کو پکارے تو وہ تیری سیدھے رستے کی جانب راہنمائی کرے۔ میں اس اللہ وحدہٗ لاشریک کی جانب لوگوں کو بلاتا ہوں۔ یہ باتیں سن کر وہ شخص اسلام لے آیا۔

اور پھر آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا:

((اَوْصِنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ لَا تَسُبَّنَّ شَیْئًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعِیْرًا وَّلَا شَاةً مُّنْذُ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا تَزْهَدْ فِی الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ مُنْبَسِطٌ وَّجْهُكَ اِلٰی اَخِیْكَ وَاَنْتَ تُكَلِّمُهٗ وَاَفْرِغْ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ وَاتَّزِرْ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْكَعْبَیْنِ وَاِیَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِیْلَةِ وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَةَ))

اے اللہ کے رسول ! مجھے کچھ وصیت فرمایئے !

فرمایا:...... آئندہ کسی کو گالی مت دینا [وہ بتایا کرتے تھے کہ اس کے بعد انسان کو تو کیا میں نے کسی اونٹ یا بھیڑ بکری کو بھی کبھی گالی نہیں دی ۔سبحان اللہ ! صحابہ کتنے قدر دان تھے ۔] اور کسی نیکی سے جی نہ چرانا چاہے گرچہ وہ اپنے بھائی سے بات چیت کرتے ہوئے کشادہ پیشانی سے نظر ڈالنا ہی کیوں نہ ہو۔ اور پانی کے متلاشی کو اپنے ڈول میں سے کچھ پانی ڈال کر دے دینا۔ اور اپنی تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھنا اور اگر یہ نہ کرسکو تو آخری حد ٹخنوں کے قریب تک رکھنے کی ہے۔ اور یاد رکھو! اپنا کپڑا [تہبند، شلوار] ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکانا کہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ کی ذات کو بہت ناپسند ہے۔

......مسند احمد

(۳۶) کھانا ہمسائے کے گھر بھجوانے کی وصیت

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میرے پیارے خلیل ، آقائے کریم محمد عربی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی......

((اِنَّ خَلِیْلِیْ اَوْصَانِیْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَاءَهٗ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ))

جب تم سالن پکاؤ تو تھوڑا سا پانی زیادہ ڈال کر شوربا بڑھا لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر میں وہ بھجوا دو۔ اور یوں مناسب طریقے سے

اس میں سے ان کا حق انہیں پہنچا دیا کرو۔

...... مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ والآداب۔ سنن دارمی، کتاب الاطعمۃ

۴۲ تقویٰ ہر چیز کی اصل اور جڑ ہے

جاں فدائے رسول، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے صحابیٔ رسول، مجھے کچھ وصیت فرمایئے! آپ نے فرمایا...... تجھ سے پہلے میں نے بھی کائنات کے عظیم پیمبر، سرورِ کون و مکاں، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے یہی درخواست کی تھی تو آپ نے مجھے فرمایا تھا......

((أُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ))

فرمایا: میں تجھے اللہ کا ڈر اور تقویٰ اپنانے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ہر چیز کی اصل اور جڑ ہے۔ اور تم پر جہاد بھی لازم ہے اس لیے کہ وہ اسلام کی رھبانیت ہے۔ اور تم پر اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن بھی لازم ہے کہ وہ تیری لیے آسمان میں پاکیزہ خوشبو اور زمین میں یادگار رہے گا۔

...... مسند احمد

۴۳ غصہ نہ کیا کرو

علومِ نبوت کے معروف غوطہ زن، محبوب صحابی، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک آدمی [جاریہ بن قدامہ] رسولِ دوجہاں، نبیِ آخر الزماں، محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور درخواست کرنے لگا......

((اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ))

حضور مجھے کچھ وصیت فرمایئے! [طبرانی شریف کی حدیث میں ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ چھوٹی سی بات فرمایئے تاکہ یاد رکھ سکوں اور نفع پاؤں]۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے تین بار اپنی درخواست کو دھرایا اور آپ ﷺ نے بھی تین بار اسی جملہ کو جواباً دھرایا۔ کہ غصہ نہ کیا کرو۔

...... بخاری شریف، کتاب الادب

فائدہ: چونکہ مختصر وصیت چاہی تھی اس لیے آپ نے اختصار ہی سے کام لیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طبیعت میں غصہ کے آثار دیکھے [جیسا کہ طبیب حاذق مریض کے چہرے سے دیکھ کر بھی بسا اوقات بیماری شناخت کر لیتا ہے۔] اس لیے غصہ کرنے سے روک دیا۔ یا اس وجہ سے کہ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور قطع رحمی کا عموماً سبب بنتا ہے اس وجہ سے اس پر قابو پالینا گویا بہت سے امور کو قابو میں کر لینا ہے۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قوی وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ ڈالے بلکہ قوی تو وہ ہے جو اپنے اوپر غصے کے وقت قابو پالے...... اس وجہ سے، آپ نے اسے یہ وصیت فرمانا ہی موزوں سمجھا۔ گویا اختصار سے بھی کام لیا اور کوزے میں سمندر کی طرح اسے جامع بھی بنا دیا۔ حضور ﷺ کی یہ شانِ فصاحت کیا کہنا! سبحان اللہ!

۴۴ خطا ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کر لو

مدنی کریم کے پیارے شاگرد، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم حضرت محمد ﷺ سے ایک موقع پر میں نے کہا......

((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً فَاتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قَالَ قُلْتُ اَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ هِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ))

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے! فرمایا...... جب کبھی کوئی خطا کر بیٹھو اس کے بعد فوراً کوئی نیکی ضرور کر لو...... تاکہ یہ اس کو مٹا ڈالے۔ میں نے کہا: کیا لا الٰہ الا اللہ کہنا بھی نیکیوں میں سے ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، یہ تو نیکیوں میں سے بڑی افضل نیکی ہے۔

فائدہ: اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی مرویات میں بھی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم ﷺ سے وصیت چاہی تو مجھے فرمایا......تو جہاں کہیں ہو اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا: کچھ اور بھی فرما دیجئے! فرمایا: جب کبھی کوئی خطا ہو جائے تو اس کے بعد فوراً کوئی نیکی ضرور کر لیا کرو...... یہ اس کو مٹا ڈالے گی۔ میں نے عرض کیا: براہِ کرم کچھ اور! فرمایا: لوگوں سے حُسنِ اخلاق سے پیش آیا کرو۔

📖 ...... مسند احمد، ترمذی شریف، کتاب البر والصلۃ

۳۵ ہمسائے کے حق میں بار بار وصیت

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کی غرض سے نکلا ...... دیکھا کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آکے بات چیت میں مشغول ہو گیا۔ میں ذرا دور ہٹ کر انتظار میں بیٹھ گیا کہ ان کی بات پوری ہو تو میں آپ ﷺ کے پاس جاؤں۔

اللہ کے رسول ﷺ کھڑے کھڑے اس کے ساتھ دیر تک بات فرماتے رہے اور میں دل ہی دل میں کڑھتا رہا کہ اس شخص نے اتنی دیر سے آپ کو کھڑا کیا ہوا ہے۔ بالآخر وہ چلا گیا تو میں اٹھ کر محبوب مکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا : حضور! مجھے تو آپ کا اتنی دیر کھڑے رہنا بہت شاق گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا......

((ذَاكَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ))

یہ جبرائیل امین تھے جو مجھے ہمسائے کے بارے میں بار بار وصیت کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ شاید وہ اسے وراثت کا حق دار ٹھہرا دیں۔

اور سنو! اگر تم انہیں سلام کرتے تو وہ تمہیں سلام کا جواب ضرور دیتے۔

...... مسند احمد

(۳۶) رنج و غم سے نجات کیسے پاسکو گے؟

رحمتِ دو عالم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک موقع پر فرمایا: اے علی! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تجھے کوئی غم یا دکھ پہنچے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے وہ سب کچھ دور فرماوے اور تجھے آسانیاں عطا فرماوے۔ (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دعا کے سیکھنے پر اپنا اشتیاق ظاہر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا) پہلے اچھی طرح کر کے بہترین انداز میں دو رکعت نماز ادا کرو۔ پھر اللہ جل جلالہٗ کی خوب حمد وثنا بیان کرو۔ اور اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجو۔ اس کے بعد اپنی ذات کے واسطے اور جملہ اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کے واسطے استغفار اور بخشش اللہ تعالیٰ سے چاہو۔

اور پھر ان الفاظ میں دعا کرو......

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ ، مُفَرِّجَ الْهَمِّ ، مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اِذَا دَعَوْكَ ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَارْحَمْنِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ بِقَضَاءِ هَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔))

ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی فیصلہ کرے گا جس میں

وہ اختلاف کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند و برتر ہے ۔ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بُردبار اور کریم ہے ۔ اللہ پاک ہے ، ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب وہی ہے ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے ۔ اے غموں کے دور کرنے والے ! بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے جب وہ تجھ سے دعا کریں ۔ دنیا و آخرت میں بے حد مہربان و بے انتہا رحم کرنے والے ! مجھ پر ایسی رحمت فرما کہ میری حاجت پوری ہو جائے ۔ اور مجھے کامرانی مل جائے ۔ اور مجھ پر یوں مہربانی فرما! کہ تیرے علاوہ سب کی نوازشات سے میں بے نیاز ہو جاؤں ۔

📖 ...... الترغیب و الترھیب للأصفھانی۔

۴۷ میں اپنا مال کیسے خرچ کروں ؟

تاجدارِ انبیاء ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بنو تمیم کا ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا ۔ اِنِّیْ ذُوْ مَالٍ کَثِیْرٍ وَّذُوْ اَھْلٍ وَّوَلَدٍ وَحَاضِرَۃٍ فَاَخْبِرْنِیْ کَیْفَ اُنْفِقُ وَ کَیْفَ اَصْنَعُ اے اللہ کے رسول ﷺ ! میرے پاس نقدی اور مال کی کثرت ہے اور اولاد بھی خوب ہے ۔ آپ مجھے یہ ارشاد فرمائیں کہ میں اپنے مال کو کس جگہ اور کس طرح خرچ کروں ؟

تو رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالا کرو کیونکہ زکوٰۃ پاک کرنے والی ہے وہ تجھے پاک کر دے گی ۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں

کے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہو۔ نیز سائل پڑوسی اور ہمسائے کے حقوق بھی ادا کرتے رہو۔ (یعنی ان کا تمہارے مال میں جو حق ہے وہ ادا کرتے رہو) فَقَالَ اَقْلِلْ لِیْ: اس نے کہا: مجھے کچھ تھوڑا بتایئے! قَالَ: فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا۔ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی ۔ ترجمہ: پس دو قرابت دار کو اس کا حق، اور مسکین و مسافر کو بھی اور فضول خرچیوں میں [اپنا مال] نہ اڑاؤ۔ اس نے کہا: بس یہ میرے لیے کافی ہے۔

...... مسند احمد

۳۹ تیری زبان ذکر اللہ میں مصروف رہے

جانثارِ رسولِ عربی، سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے آکر یہ عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ!

((اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ))

شریعتِ اسلامیہ کے احکام تو میرے لیے بہت سے ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جس پر میں خوبی سے کار بند ہو جاؤں۔ تو رسولِ رحمت ﷺ نے فرمایا: تیری زباں ہمیشہ یادِ الٰہی میں مصروف رہے۔

...... ترمذی شریف، کتاب الدعوات

(۳۹) پھر اس پر ڈٹ جاؤ

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی......

((حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ))

کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ میں نے عرض کی: کوئی ایسی چیز بتائیے کہ جس کے بارے میں آپ میرے لیے اندیشہ محسوس کرتے ہیں......

((فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا))

تو سرورِ دوعالم ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا: اس کو اپنے قابو میں رکھو۔

......ترمذی شریف، کتاب الزھد

(۴۰) اپنے ہمسفر کے لیے خصوصی تحفہ

رسول اللہ کے ہمسفر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! صبح وشام پڑھنے کے لیے مجھے کچھ ارشاد فرمادیجیے!

تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھلائی......

((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ

نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ))

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کے جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے اپنے نفس کے شر سے اور شرِّ شیطان اور اس کے شرک سے پناہ چاہتا ہوں۔

......ابوداوٗد شریف، کتاب الادب

٣٦ دنیا کو مقصدِ زندگی نہ بناوٗ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیارے صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی شفقت سے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا اور فرمایا:

((کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ))

تو دنیا میں اس طرح رہ، جیسے تو پردیسی ہے یا مسافر اور اپنے ذات کو قبر والوں میں شمار کر۔

......ترمذی شریف، کتاب الزھد

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس حقیقت کو یوں سمجھا جائے کہ...... کشتی کے چلنے کے لیے پانی ضروری ہے اس کے بغیر کشتی کا چلنا محال ہے اور وہی پانی جو اسے چلنے کے لیے درکار ہے وہ اگر کشتی کے اندر بھرنا شروع ہو جائے تو کشتی غرق ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا اور اس کی ساری رونق انسان ہی کے لیے ہے

انسان ان نعمتوں کو، ان اسباب کو استعمال کرے اس سے شریعت نہیں روکتی۔ اور شریعت جس سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ ان چیزوں کی محبت میں یا ان میں مشغولیت کی وجہ سے انسان اپنے رب تعالیٰ کو بھول جائے۔ اور اس کے احکام سے پہلو تہی کرنے لگے۔ روزی کی دھن میں رازق کو فراموش کر دینے سے منع فرمایا گیا۔ اور ہیں تو یہ ساری چیزیں انسان کے لیے۔ لیکن دل ان سے نہ لگایا جائے۔ اگر دل میں ان کی محبت آ گئی، اور احکامِ الٰہی چھوٹنے لگے تو جان لو کہ پانی کشتی کے اندر آ گیا ہے اور اب کشتی ڈوب جائے گی۔ لہٰذا دنیا کو مقصدِ زندگی بنا کر انسان نہ جیے بلکہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کو زندگی کا مقصدِ وحید بنائے۔

(۴۲) اللہ کو یہ کلمہ بہت پسند ہے

سید الرسل، نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے پیارے صحابی، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ۔

کیا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلمہ نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتایئے! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ بے شک سبحان اللہ وبحمدہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلمہ ہے۔

...... مسلم شریف، کتاب الذکر

(۴۳) اپنے مال سے محبت یا وارثوں کے مال سے؟

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا: اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ تم میں سے وہ کون سا شخص ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کے مال سے محبت ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال ہی محبوب ہے وارثوں کے مال سے کچھ غرض نہیں۔ جب صحابہ یہ کہہ چکے تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یوں فرمایا:

((فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ))

سنو! آدمی کا مال تو صرف وہی ہے جو اس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) آگے (آخرت میں) بھیج دیا۔ اور جو مال اس نے پیچھے چھوڑا وہ تو اس کے وارثوں کا ہی ہے۔

...... بخاری شریف، کتاب الرقاق

فائدہ: جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہر ایک شخص کو اپنا مال ہی عزیز ہے تو آپ ﷺ نے یہ سمجھایا کہ آدمی نے اللہ کی رضا پانے کے لیے، آخرت میں اجر پانے کے واسطے جو مال خرچ کیا دراصل وہ مال اس کا اپنا ہے۔ اس سے محبت کی جائے اسے بڑھایا جائے۔ اور جو مال کہ دنیا میں اسے جوڑ جوڑ کر یا جمع کر کے رکھا جائے اور راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے تو گویا یہ اپنے مال سے محبت نہیں۔ بلکہ وارثوں کے لیے جمع کیا جا رہا ہے۔

(۴۴) وہ عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے

رسول اللہ ﷺ کے چہیتے صحابی، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے میں اپنے آقا کا ہمسفر تھا، راہ چلتے چلتے میں نے ایک روز آپ سے عرض کیا: اے رسول مکرم ﷺ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ (یعنی ایسا عمل جس کے کرنے سے مجھے جنت میں داخل کر دیا جائے اور جہنم سے بچا لیا جائے) رسول کائنات ﷺ نے فرمایا: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ اے معاذ! تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ آسان بھی بہت ہے جس کے لیے اللہ آسان کر دے۔ لو سنو!......

- تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ......
  صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔
- وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ ......اور نمازِ پنجگانہ قائم کرو۔
- وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ ......اور (سالانہ) زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔
- وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ ......اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔
- وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ......اور جب استطاعت ہو تو حج بیت اللہ ادا کرو۔

......ترمذی شریف، کتاب الایمان

(۴۵) بھلائی کے دروازے

مدنی آقا محمد عربی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پھر

فرمایا...... اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ یا میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتلاؤں؟ (عرض کیا جی بتایئے)

فرمایا: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ...... روزہ (جہنم سے) بچاؤ ہے۔

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ......

اور صدقہ گناہوں کی آگ کو یوں بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ...... اور آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [الم سجدہ]

ترجمہ: ان نیکوکار لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اور وہ اپنے رب تعالیٰ کو امید اور خوف (ہر حال میں) پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

...... ترمذی شریف، کتاب الایمان

۴۶ اسلام کی بنیاد اور چوٹی

مذکورہ صحابی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے رسولِ کریم ﷺ ابھی چند قیمتی وصیتیں اور ارشاد فرما رہے ہیں...... اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ

کیا میں تمہیں اس کام کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: آقا ضرور ارشاد فرمایئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس امر کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔

...... ترمذی شریف، کتاب الایمان

۲۷ اس سارے سرمائے کی کنجی

جیسے جیسے شاگرد کی طلب بڑھتی گئی...... معلمِ انسانیت کا فیض فزوں تر ہوتا گیا۔ اور جوں جوں صحابی کا اشتیاق بڑھتا گیا...... نبوت کا ابرِ کرم اور برستا گیا۔

فرمایا:......

اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ

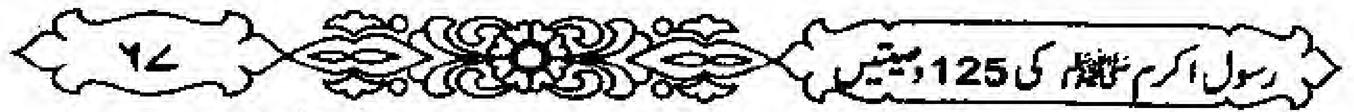
کیا میں تمہیں اس سارے سرمائے کی کنجی نہ بتادوں؟

عرض کیا: جی ہاں! اے رسولِ کریم ﷺ، ضرور مہربانی فرمایئے!

فرمایا: کُفَّ عَلَیْکَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ

آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سمجھایا کہ زبان کو قابو میں رکھو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا زبان سے کہی گئی ہمارے باتوں پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟...... آپ ﷺ نے شفقت سے فرمایا: تیری ماں تجھے کھوئے! بہت سے لوگوں کو زبان سے کہی گئی باتوں کی وجہ سے ہی دوزخ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔

وضاحت: دراصل یہ ایک لمبی حدیث ہے میں نے اس کو چار اجزاء میں ذکر کیا



ہے۔ محض اس وجہ سے کہ پڑھنے والے کی توجہ بڑھے...... ٹھہر ٹھہر کر پڑھے...... دل میں اترے...... اور عمل کا داعیہ پیدا ہو۔

...... ترمذی شریف، کتاب الایمان

(۳۸) روزانہ استغفار کیا جائے

ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے اپنے بہت سے صحابہ کو مسجد میں جمع پایا تو انہیں ان مختصر اور جامع الفاظ میں یوں وصیت فرمائی......

((یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

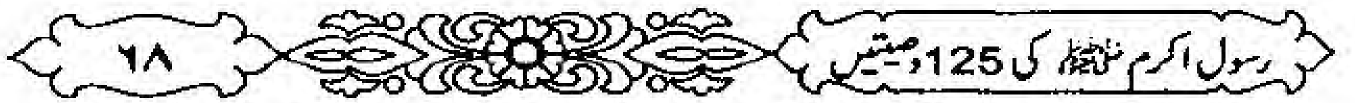
اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اور اس سے بخشش چاہو۔ میں بھی روزانہ سو بار اس کریم رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

...... مسلم شریف، کتاب الایمان

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک تو گناہوں کے تصور سے بھی پاک تھی۔ پھر بھی آپ روزانہ 100 بار استغفار فرماتے تھے۔ کہاں ہم جو بُرے گناہوں کے پلندے ہیں اور ہر خطا ہم میں موجود ہے ہمیں کس قدر استغفار اور بخشش کی درخواست کرنی چاہیے۔

(۳۹) دنیا و آخرت کی بھلائی اس میں ہے

تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، جناب رسول کریم آقائے رؤف ورحیم محمد



رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور عرض کی ،اے رسول مکرم ﷺ ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں ،اس کے سامنے جھولی پھیلاؤں اور اس سے مناجات کروں تو کیا چیز مانگوں ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو دعا یوں مانگا کر......

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ))

اے اللہ ! مجھے بخش دے ، مجھ پر تو رحم فرما ، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے اچھا رزق عطا فرما۔

((فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

یہ دعائیہ کلمات تجھے دنیا و آخرت کا سب کچھ دلا دیں گے ۔

...... مسلم شریف ، کتاب الذکر

۵۰ یہ دل کی سختی کا سبب ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیثِ رسول اللہ کا بہت سا حصہ مروی ہے۔ حفظِ حدیث کے حوالے سے یہ بہت سے صحابہ سے آگے ہیں...... فرماتے ہیں کہ محبوبِ مکرم، رحمتِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک موقع پر اپنے امتیوں کو بڑی اہم وصیت فرمائی آپ کے مبارک الفاظ یہ تھے......

((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي))

اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہٹ کر دنیوی باتوں میں زیادہ نہ لگو...... اس

لیے کہ دنیا کی باتوں سے دل کی سختی پیدا ہوتی ہے۔ اور سخت دل والا آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہت زیادہ دور ہو جاتا ہے۔

......ترمذی شریف، کتاب الزھد

(۵۱) جنت میں اپنے حصے کا پودا لگاؤ

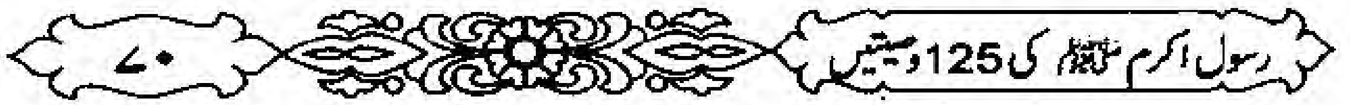
نبیٔ رحمت کے ایک جلیل القدر شاگرد، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ایک پودا لگا رہے تھے آپ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا...... تو آپ نے پوچھا:

((یَا اَبَا هُرَیْرَةَ ! مَا الَّذِیْ تَغْرِسُ قُلْتُ غِرَاسًا))

اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کیا لگا رہے ہو! فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: حضور! ایک پودا ہے وہ یہاں لگانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودا نہ بتاؤں؟ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر...... ان میں سے جو بھی پڑھو گے جنت میں تمہارے لیے اس پودے سے بہتر پودا یا ایک درخت لگا دیا جائے گا۔

......ابن ماجہ، کتاب الادب

فائدہ: رسول کریم ﷺ نے دنیا کی جانب سے توجہ ہٹا کر آخرت کی جانب اور دنیا کے اعمال سے آخرت کے اعمال کی جانب ان کا رخ پھیر دیا۔ اور دنیا کی چیزوں سے محبت کرنے کی بجائے آخرت کی چیزوں سے محبت کا یہ سبق حضرت ابوھریرہ کی وساطت سے پوری امت کو دیا ہے۔



۵۴ یہ خاص فرشتوں کی تسبیح ہے

آقائے دوجہاں ختمی مرتبت، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ایک موقع پر پوچھا گیا: اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ :حضور! (پڑھنے کے لیے) سب سے افضل کلمہ کونسا ہے؟ رسولِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ اَوْلِعِبَادِہٖ

وہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور اپنے بندوں کے لیے چنا ہے۔ اور وہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

...... مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء

فائدہ: صحیح بخاری شریف میں سے ذکر ہے کہ آپ ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا: مجھے پڑھنے کے لیے کوئی خاص چیز بتادیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے ساری مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے؟ صحابی نے شدتِ اشتیاق سے عرض کیا: آقا! ضرور بتایئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہے...... سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

صحیح بخاری کتاب الدعوات میں ایک اور حدیث پاک ہے کہ جو شخص صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ایک سو بار پڑھا کرے

((حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

تو اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جائیں گے۔

محترم قارئین! یاد رہے کہ...... بخاری شریف کی آخری حدیث پاک اس

سلسلے میں بڑی دلچسپ ہے، اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں......

دو جملے ایسے ہیں کہ

- وہ زبان پر بڑے ہلکے پھلکے ہیں
- میزانِ عدالت میں بہت بھاری ہیں
- ربِ رحمٰن کے ہاں بہت پسندیدہ ہیں

اور وہ یہ ہیں......

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ...... سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

۵۳ جب قرضے اور دُکھ گھیر لیں تو یہ پڑھنا

ایک انصاری صحابی سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے بڑے غور سے انہیں دیکھ کر استفسار فرمایا: اے ابو امامہ! میں تمہیں مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں جبکہ یہ نماز کا وقت بھی نہیں ہے...... کیا معاملہ ہے؟

اے نبیِ رحمت ﷺ! مجھے قرضے اور دکھوں نے گھیر رکھا ہے۔ شفیق آقا اور کریم نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے چند کلمات نہ سکھا دوں جو تم پڑھتے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے دکھ دور فرما دیں اور تمہارا قرض بھی چکا دیں؟ عرض کیا: جی آقا! ضرور ارشاد فرمایئے! فرمایا: صبح و شام یہ پڑھا کرو......

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ...... وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ...... وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ...... وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ))

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر رنج وغم سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بخل اور بزدلی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قرض میں دب جانے سے اور لوگوں کے دباؤ میں آنے سے۔

سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَعَلْتُ ذَالِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ ...... میں اس دعا کو صبح و شام پڑھتا رہا یہاں تک کہ میرے دکھ دور ہو گئے اور میرا قرض بھی اتر گیا۔

......ابوداؤد شریف

۵۴ اللہ پر ایمان رکھنے والا غور سے سنے!

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ

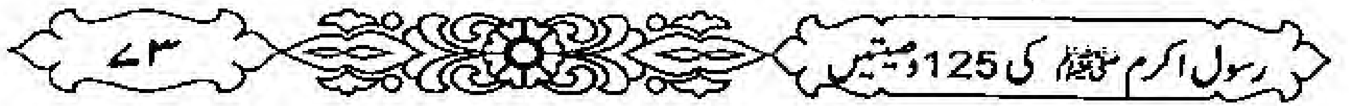
جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو اذیت دینے سے باز رہے۔

۲ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ

جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

۳ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمیشہ بھلی بات کہے یا



خاموش رہے۔

...... بخاری شریف، کتاب الادب

(۵۵) لوگو! استخارہ کی اہمیت جانو!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ ہمیں اپنے کاموں کے لیے قرآنِ مجید کی سورتوں کی طرح استخارہ کی دعا بھی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو نمازِ فرض کے علاوہ دو رکعت [استخارہ کی نیت سے] پڑھ لے اور پھر ان الفاظ میں دعا مانگے ......

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ))

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ بھلی بات کا سوال کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا طالب ہوں تیری قدرت کے ساتھ۔ بے شک

تو ہی ساری قدرت رکھتا ہے اور مجھے کچھ قوت حاصل نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں اور تو ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام [یہاں اپنے کام کا نام لے یا دل میں سوچے] میرے لیے دینی اور معاشی اعتبار سے اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو میرے نصیب میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور پھر اس میں میرے لیے برکت بھی ڈال دے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام [یہاں پھر اپنے کام کا نام لے یا دل میں سوچے] میرے لیے دینی اور معاشی اعتبار سے اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور فرما دے۔ اور میرے لیے جہاں اور جیسے تو چاہے خیر و بھلائی مقدر فرما دے۔ پھر مجھے اس پر مطمئن بھی کر دے۔

...... بخاری شریف

فائدہ: عموماً لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہمیں تو استخارہ میں کچھ نظر نہیں آتا ایسے لوگوں کے لیے چند قیمتی باتیں لکھ رہا ہوں۔ توجہ فرمائیں۔

بہتر یہ ہے کہ اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد دنیاوی باتوں سے آدمی گریز کرے اور ذکر کرتے ہوئے یا درود شریف پڑھتے ہوئے سو جائے۔ بستر کا پاک ہونا بھی ضروری امر ہے۔ یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض اوقات خواب میں راہنمائی کر دی جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا لہٰذا اس سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ علماء، اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ اصل چیز تو دل کا

اطمینان ہے وہ حاصل ہوگیا تو استخارہ کا مقصود مل گیا۔ اور اگر استخارہ کرنے کے بعد دل اس کام سے بھر گیا، طبیعت کا میلان ادھر سے ختم ہوگیا تو پھر سمجھ لیجئے کہ یہی آپ کے استخارہ کا نتیجہ ہے۔

......نسائی، کتاب الاستعاذہ

(۵۶) فجر کی سنتیں کسی حال میں نہ چھوڑو

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم، نبیِ رحمت ﷺ کو سنا......آپ فرمار ہے تھے......

((لَا تَدَعُوا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيهِمَا الرَّغَائِبَ))

ترجمہ: فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو، ان میں بڑی عطائیں ہیں

......الترغیب والترھیب

نیز ایک اور حدیث پاک مسلم شریف میں موجود و مذکور ہے جس کے الفاظ بھی بہت خوب اور بڑے پیارے ہیں......فرمایا...... لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا

فجر کی سنتیں تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ

ام المومنین، حبیبۂ حبیب کائنات، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں..

((مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلٰى

الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ))

سنتوں میں سب سے زیادہ سرعت سے آپ ﷺ، سنت فجر کی جانب متوجہ ہوتے تھے۔

...... مسلم شریف، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا

(۵۷) پانچ عظیم باتوں کی وصیت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھا...... آپ ﷺ نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا:......

- يَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ

اے نوجوان! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں...... خوب توجہ سے سنو!

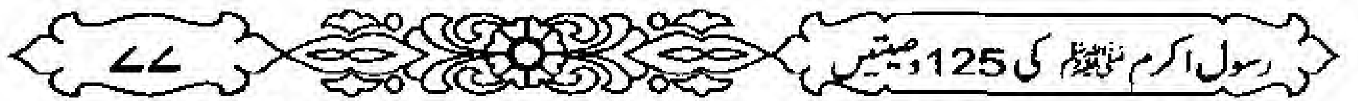
- اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ......

تو اللہ تعالیٰ [کے حکموں] کی حفاظت کرتا رہ، اللہ تیری حفاظت کرے گا۔

- اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ......

تو اللہ تعالیٰ [کے حکموں] کی حفاظت کرتا رہ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔

- اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ ...... جب کچھ مانگے تو اللہ سے ہی مانگ۔
- اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ...... اور جب مدد درکار ہو تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔



✿ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَّمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ

اور یہ جان لے کہ ساری دنیا تجھے فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔

✿ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَّمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ......

اور اگر ساری دنیا تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔

((رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

قلم اٹھا لیے گئے اور اوراق خشک ہو چکے۔یعنی جو لکھا جانا تھا وہ لکھا جا چکا اور محفوظ بھی کر لیا گیا

......ترمذی شریف، کتاب صفۃ القیامۃ

۵۸ اس کے برابر کوئی عمل نہیں

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں ......اے رسولِ برحق! مجھے کسی کام کا حکم فرمایئے! آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))

روزہ رکھا کرو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے مزید کسی کام کا حکم فرمائیے آپ نے پھر فرمایا: روزہ رکھا کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا: حضور! مجھے کسی کام کا حکم فرمائیے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھا کرو، اس کے مثل اور کوئی عمل نہیں۔

...... نسائی، کتاب الصیام

(۵۹) صدقہ آخرت کی ہولناکی سے بچائے گا

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ خدا، تاجدارِ انبیاء، محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

((كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ))

ہر آدمی (میدانِ محشر میں) اپنے صدقہ کے سائے میں رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلے کردیے جائیں۔

...... مسند احمد، ابن خزیمہ، حاکم

(۶۰) میں تین چیزیں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ سے سنا...... آپ لوگوں سے فرما رہے تھے:

((ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ))

میں تین چیزیں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ اور ایک بات بھی تمہیں بتا رہا ہوں، سنو اور یاد کرلو!

۱ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔

۲ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا

جس پر ظلم ہو اور وہ پی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت ضرور بڑھا دیتے ہیں۔

۳ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ

اور جو بندہ سوال کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس پر تنگدستی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

(فرمایا...... نیز ایک اور بات کہتا ہوں، توجہ سے سنو!)

اس دنیا میں چار قسم کے افراد ہیں:......

۱ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا ، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا ، فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ

ایک آدمی ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی دیا اور علم بھی، اور وہ اس بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی بھی کرتا ہے اور اللہ کا حق بھی ان چیزوں میں پہچانتا ہے پس یہ شخص سب سے اونچے درجہ والا ہے۔

۲ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ ، فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ ، فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ

دوسرا آدمی ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن مال اسے نہیں دیا، اور یہ درست نیت رکھتے ہوئے کہتا ہے کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو مذکورہ آدمی کی طرح میں بھی اچھے عمل میں خرچ کرتا، چونکہ اس کی نیت خالص ہے اس لیے یہ درجے میں پہلے شخص کے برابر ہے۔

۳ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ

تیسرا آدمی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا علم نہیں دیا، لیکن وہ اپنے مال کو علم نہ پانے کے سبب فضول اُڑاتا ہے، اس بارے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا، نہ اس مال سے صلہ رحمی میں خرچ کرتا ہے اور نہ ہی اللہ کا حق ان چیزوں میں پہچانتا ہے، پس یہ شخص سب سے بُرے درجہ والا ہے۔

۴ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ، فَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ

چوتھا آدمی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم بخشا، وہ کہتا ہے کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو فلاں آدمی کی طرح میں بھی اُڑاتا، چونکہ اس کی نیت بُری ہے اس لیے یہ درجے کے اعتبار سے اس بدترین شخص کے برابر ہے۔

...... ترمذی، وابن ماجہ فی کتاب الزھد

⑥١ میرا مال کون سا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:......

((یَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِیْ مَالِیْ ! وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلَاثٌ))

آدمی کہتا ہے یہ بھی میرا مال، یہ بھی میرا مال ہے۔ اس کا مال تو صرف یہی تین طرح کا ہے..

- مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی ...... جو اس نے کھا کر ختم کر دیا
- اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی ...... جو اس نے پہن کر پرانا کر دیا
- اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی ...... یا جو اس نے اللہ کی راہ میں دیا اور ذخیرہ کر لیا۔

((وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ))

اور جو ان تین قسموں سے علاوہ ہے انسان اسے عنقریب دوسروں کے لیے چھوڑ کر ملکِ عدم کو روانہ ہونے والا ہے۔

...... مسلم شریف، کتاب الزھد والرقائق

⑥٢ کونسا ہدیہ قبول کیا جائے؟

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا...... آپ فرما رہے تھے......

((مَنْ بَلَغَهٗ عَنْ اَخِيْهِ مَعْرُوْفٌ مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهٗ))

جس آدمی کو اپنے کسی بھائی، دوست کی جانب سے نیکی کا کوئی ہدیہ ملے جس کا اس نے سوال بھی نہ کیا ہو اور دل میں اس کے بارے میں لالچ بھی پیدا نہ ہوا ہو...... تو وہ قبول کر لے، رد نہ کرے۔ اس لیے کہ ......

((فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِ))

وہ ایسا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ اسے پہنچانے چاہتے ہیں۔

...... طبرانی، مسند احمد، ابن حبان

۶۳ دلوں کے بگاڑ کا ایک سبب

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا......

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ))

تم اپنی صفیں (نماز کے لیے) ضرور سیدھی کیا کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو ایک دوسرے کا مخالف کر دیں گے۔ یعنی تمہارے دلوں میں باہم بگاڑ پیدا کر دیں گے۔

...... بخاری شریف، موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ

۶۴ دورانِ نماز آسمان کی جانب دیکھنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

((مَابَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِىْ صَلَاتِهِمْ [فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِىْ ذَالِكَ حَتّٰى قَالَ:] لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَالِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ

اَبْصَارُھُمْ))

لوگوں کو کیا ہوا کہ یہ اپنی نظریں دورانِ نماز آسمان کی جانب کیوں اٹھاتے ہیں؟ پھر آپ نے اس بارے میں بہت سخت بات ارشاد فرمائی ...... کہ یہ لوگ اس سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

...... بخاری شریف، کتاب الآذان۔ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ

۶۵ دوستی کا معیار سمجھو

رسولِ کریم ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ...... کہ حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ))

آدمی اپنے دوست کے دین پر چلتا ہے پس تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی لگا رہا ہے۔

...... ترمذی، کتاب الزھد۔ ابوداؤد شریف، کتاب الادب

فائدہ: یہ مسلّم بات ہے کہ آدمی دوستوں کی بات مانتا ہے ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے کسی اچھے یا بُرے دوست کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اس کا ہم خیال ہوجاتا ہے۔ لہٰذا دین کا تقاضا یہ ہے اور رسولِ کریم ﷺ کے اس ارشاد کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ اچھے عقیدہ اور سچے عمل والے آدمی سے دوستی لگائے۔ یعنی دوست بنانے سے پہلے یہ سوچ لے کہ میں کس کو دوست بنا رہا ہوں ...... تاکہ بعد میں کہیں یہ دوستی اس کے لیے دین کی دوری کا سبب نہ بن جائے۔

(۶۶) پھر دنیا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

ہمارے کریم آقا کے ایک جا نثار حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ......

((اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا))

جب تجھ میں چار خوبیاں موجود ہوں تو دنیا اور اہلِ دنیا خواہ کچھ بھی کر لیں تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے......

((حِفْظُ اَمَانَةٍ وَّ صِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَّعِفَّةٌ فِی طُعْمٍ))

❶ امانت کی حفاظت کرنا ❷ ہر حال میں سچی بات کہنا ❸ اچھے اخلاق سے پیش آنا ❹ اور پاک دامنی اختیار کرنا۔

...... مسند احمد

(۶۷) نفاق سے بچو!

مذکورہ بالا صحابی سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی روایت فرما رہے ہیں......

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ))

کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں اُن میں سے ایک خصلت پائی جائے یقیناً اس میں بھی نفاق پایا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس خصلت کو چھوڑ دے۔

- جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔
- جب بات کرے تو اس میں جھوٹ کی آمیزش ہو۔
- جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے جائے۔
- جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔

...... بخاری، کتاب الایمان، مسلم، ترمذی

۶۸ سرِ شام بچوں کو باہر نہ نکلنے دو

رسولِ کریم رؤف و رحیم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا ﷺ کو یہ فرماتے سنا......

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سرِ شام چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نکلنے دو،

((فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ))

اسلئے کہ اس وقت شیاطین نکل پڑتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں، جب کچھ رات گزر جائے تو چھوڑ دو یعنی بچوں کو جانے دیا جاسکتا ہے۔

((وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا))

اور سوتے وقت بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کرو، اس لیے کہ نام اللہ کے

ساتھ بند کیا ہوا دروازہ شیطان نہیں کھول سکتا۔

اور بسم اللہ کہہ کر ہی مشکیزوں کا منہ باندھ دو اور بسم اللہ کہہ کر ہی (کھلے) برتن ڈھکو، اگر کچھ نہ ہو تو کوئی بھی چیز برتن کے اوپر رکھ دو (تاکہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے) اور بسم اللہ کہہ کر ہی چراغ بجھاؤ۔

...... مسلم شریف، کتاب الاشربہ۔ بخاری، کتاب بدء الخلق

(۶۹) وہ مجلس باعثِ حسرت رہے گی

معلمِ انسانیت کے عظیم شاگرد، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:......

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ))

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں وہ اللہ وحدہٗ لاشریک کا ذکر اور اس کے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کا تذکرہ نہ کریں اور نہ ہی درود شریف پڑھیں تو وہ محفل و مجلس ان کے لیے خسارے کا باعث ہوگی پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔

...... مشکوٰۃ شریف، ترمذی کتاب الدعوات

لہٰذا اے مسلمانو!

ہمیں اپنی تمام مجالس ومحافل میں ذکر باری تعالیٰ اور تذکرہ حبیبِ پاک ﷺ

کو جگہ دینی چاہیے۔ اور اپنی مجالس کو نقصان اور خسران کا سامان نہیں بنانا چاہیے۔

(۷۰) ایک خاص دعا کی وصیت

رسول کریم کے رفیقِ سفر و حضر، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیارے آقا سے عرض کی:......

((عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ))

مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے کہ جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تو آپ ﷺ نے انبیاء کے بعد سب سے عظیم انسان کو یہ مبارک اور مقدس دعا سکھائی۔ [جسے وہ التحیات اور درود شریف کے بعد پڑھا کرتے تھے]

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں تو مجھے بخش دے بخشش تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے

...... بخاری کتاب الآذان، مسلم، کتاب الذکر والدعاء

(۷۱) دو آیات اور حفاظت از جمیع مصائب و آفات

سید الکونین کے شاگرد حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اطہر ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ......

((مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ))

جو آدمی سورت بقرہ کی آخری دو آیات رات کو سوتے وقت تلاوت کرے گا وہ دونوں اسکو کافی ہوجائیں گی (یعنی تمام آفات ومصائب سے حفاظت کے لیے کافی گی)

......بخاری شریف، کتاب المغازی

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ملاحظہ ہوں:......

﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور تم اپنے دل کی بات کھولو یا اس کو چھپاؤ اللہ اس کا حساب تم سے لے گا پھر جس کو وہ چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب کرے گا اور

اللہ سب کچھ کرسکتا ہے یہ پیغمبر (یعنی محمدؐ) ایمان لائے اس کتاب پر جو ان کے مالک کی طرف سے ان پر اتری اور (ان کے ساتھ) مسلمان بھی سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اور اس کے رسولوں پر ہم اس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور مان لیا، ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے مالک، ہم نے تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے ۔ اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر جتنا وہ اٹھا سکے جو اس نے اچھا کیا اسی کو فائدہ ہوگا جو برا کام کیا اسکا وبال اسی پر پڑے گا اے رب ہماری بھول چوک پر ہم کو مت پکڑ، اے پروردگار! ہم سے پہلے لوگوں پر تو نے جو بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا ہم پر مت ڈالنا، پروردگار! جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ بوجھ ہم سے مت اٹھوا، ہم سے عفو و درگزر والا معاملہ فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ نیز تو ہماری مدد فرما کافروں کی قوم پر۔

نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:......

سورۃ البقرہ کا اختتام [آخری دو آیات] اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خزانوں میں سے ایک بڑا خزانہ ہیں ...... جو عرش کے نیچے موجود ہیں اور دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں اس میں جمع ہیں۔

...... دارمی شریف، کتاب فضائل القرآن

۴۷ آیۃ الکرسی کو اپنا معمول بناؤ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے...... جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر، اللہ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ رات بھر تیرے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں پھٹکے گا۔

...... بخاری شریف کتاب الوکالہ

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول مکرم ﷺ کا ارشاد بتلاتے ہیں کہ......

((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهَا الشَّيْطٰنُ))

تم اپنے گھروں کو قبرستان ہی نہ بنالو۔ بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ تلاوت کی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یعنی قبرستان والوں کی طرح پڑے ہی نہ رہو یہ اعمال کیا کرو۔

...... بخاری شریف، کتاب فضائل القرآن

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن پاک کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے۔ اور......

((فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ))

اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔...... ترمذی شریف، کتاب فضائل القرآن

آیت الکرسی

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾

(سورہ آلِ عمران/255)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے اس کی اجازت کے بغیر وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ اس کے علم سے کس چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر عظمت والا ہے۔

۴۳ بستر جھاڑ کر سویا کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی عربی، رسولِ مکی و مدنی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھے پھر آئے تو اپنے تہبند

کے پلو کے ساتھ اسکو تین مرتبہ جھاڑے وہ نہیں جانتا کہ اسکے پیچھے کیا چیز بستر پر آ گری ہو۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

((بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))

اے میرے رب میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اسکی اسطرح حفاظت کر جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

...... بخاری، مسلم شریف

نیز سونے کا ایک اور ادب بھی آپ ﷺ نے اپنی امت کو سکھایا ہے وہ یہ کہ جب آپ بستر پر آئیں تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ لیں اور پھر سورۃ اخلاص، فلق اور الناس پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک لیں اور اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکے انہیں پھیر لیں اور پھیرنے کی ابتداء سر چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کریں یہ عمل آپ تین بار کریں۔

...... بخاری شریف، کتاب فضائل القرآن، مسلم شریف

۹۴ برا خواب کسی کے سامنے بیان نہ کیا جائے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر الحمد للہ کہے اور اسے بیان کرے اور ایسا خواب صرف اس سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جب ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے بے شک وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔

...... بخاری شریف، ترمذی، مسند احمد

۷۵ جب کوئی مصیبت آپڑے تو یہ پڑھا کرو

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کی تلقین فرمائی اور حکم دیا کہ اگر تجھے کوئی سخت مصیبت یا تکلیف پہنچے تو یہ کلمات کہا کر......

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْحَلِيْمُ سُبْحَانَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

اللہ کریم بردبار کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ اللہ عرش عظیم کا رب برکت والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے۔

عبد اللہ بن جعفر ان کلمات کی تلقین فرماتے تھے اور بخار والے آدمی پر پڑھ کر پھونکتے تھے اور اپنی ان بیٹیوں کو سکھلاتے جن کی شادی قریبی رشتہ داروں کے علاوہ کرتے تھے۔

📖 ...... مسند احمد، موارد الظمآن۔

(۷۶) دُکھ اور بے قراری کے وقت یوں پڑھو

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تو دکھ اور بے قراری کے وقت پڑھے (عرض کی آقا ضرور سکھایئے!) آپ نے فرمایا......

((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))

اللہ ہی اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتی / بناتا

📖 ...... ابوداؤد شریف، ابن ماجہ

(۷۷) مچھلی والے پیغمبر کی عظیم دعا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... ذوالنون (مچھلی والے پیغمبر سیدنا یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی...... جو بھی مسلمان اسے جس چیز کے لیے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے......

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورۃ انبیاء)

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں...... تو پاک ہے...... بے شک میں ظالموں سے ہوں۔

📖 ...... ترمذی شریف، مستدرک حاکم

۷۸ جب کوئی مشکل امر پیش آئے تو……

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا……

((اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا))

اے اللہ کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان بنائے اور تو غم کو جب چاہے آسان بناتا ہے۔

……موارد الظمآن

۷۹ گھروں میں سورہ بقرہ پڑھنے کی وصیت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا……

((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))

گھروں میں سور بقرہ پڑھا کرو جس گھر میں سور بقرہ پڑھی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

……مستدرک حاکم

نیز سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا……

((لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

...... مسلم شریف، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا

۸۰ وہ شخص کیوں نہیں ڈرتا

سید الکونین کے شاگرد حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے تنبیہ کے انداز میں ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ......

((اَلَا يَخْشٰى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ الْحِمَارِ))

کیا وہ شخص جو امام سے پہلے [رکوع یا سجدہ] سے اپنا سر اٹھالیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اس کے چہرے کو بگاڑ کر گدھے کی طرح کردے۔

......ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ

۸۱ فوت شدہ لوگوں کو برا نہ کہا کرو

ام المؤمنین سیدہ کائنات، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا))

فوت شدہ لوگوں کو گالی نہ دیا کرو[یعنی بُرا نہ کہا کرو] کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔[یعنی جو کچھ کیا تھا وہ اس کا بدلہ پانے کے لیے اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔ تم انہیں بُرا کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ نہ کرو۔]

...... بخاری شریف، کتاب الجنائز

۸۲ اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرنے والا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ پاک منقول ہے جو کہ امت کے حق میں ایک اہم وصیت ہے۔ فرمایا......

((لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ))

تم میرے صحابہ کو بُرا نہ کہنا، تم میرے صحابہ کو بُرا نہ کہنا۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ...... پس اگر تم (بعد میں آنے والوں) میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے تو وہ اُس اجر کو نہیں پہنچ سکتا جو اُن [صحابہ] میں سے کسی کو ایک کلو جَو یا اس کا آدھا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر ملا۔

...... مسلم شریف، کتاب فضائل الصحابہ

(۸۳) عبادت اتنی ہو کہ جس پر دوام ہو سکے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ......

رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے میرے پاس ایک خاتون حولا بنت تویت بیٹھی ہوئی تھی جس کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ وہ رات کو سوتی نہیں بلکہ ساری رات عبادت میں گزار دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةٌ تُذْكَرُ مِنْ صَلَاتِهَا))

یہ خاتون کون ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ وہی ہیں جن کی رات کی نماز اور شب بیداری کا تذکرہ عام ہے۔ یہ سن کا آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

((مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ))

ایسا کرنا درست نہیں۔ تم اپنے اوپر وہی لازم کرو جس قدر تم میں طاقت ہو، اللہ تعالیٰ نہیں بیزار ہوتا یہاں تک کہ تم خود بیزار ہو جاؤ، اور یاد رکھو! دین میں سب سے پسندیدہ نفلی عبادت وہ ہے جس کا کرنے والا ہمیشگی اور باقاعدگی سے اسے کرے۔

...... بخاری شریف، کتاب الایمان۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب وہ عورت اٹھ کر چلی گئی تو آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: مَنْ هٰذِهٖ يَا عَائِشَةُ! قَالَتْ اَعْبَدُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ! اے عائشہ! یہ کون تھی؟ بتایا کہ یہ وہ عورت تھی جو مدینہ میں سب سے

زیادہ عبادت گزار ہے اور جس کی شب بیداری کا خوب شُہرہ اور چرچا ہے ......اور بعد میں حدیث پاک کے وہی مذکورہ بالا الفاظ وارد ہیں۔

......اخرجہٗ محمد بن نصر فی کتاب قیام اللیل

فائدہ: اس حدیث میں حضور ﷺ کے ارشاد کے تحت علماء نے لکھا ہے کہ رات بھر عبادت میں مصروف رہنا درست نہیں۔ انسان کے بدن کا اس کی آنکھوں کا بھی اس پر حق ہے کہ انہیں آرام کا موقع دیا جائے۔ خود رسولِ پاک ﷺ کی بھی یہی ترتیب تھی اور علماء و بزرگانِ دین اولیاء اللہ بھی اسی طریق پر گامزن رہے۔

۸۴ سات کام کرو سات چیزوں سے اجتناب کرو

حضرت سُوَیْد بن مُقَرِّن کہتے ہیں کہ میں سیدنا بَرَّآء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے ہمیں باز رہنے کی وصیت فرمائی ......

((بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسْمِ اَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ))

جن باتوں کو ہمیں حکم فرمایا وہ یہ ہیں......

1. مریض کی عیادت
2. جنازے میں شرکت کرنا
3. چھینکنے والا جب الحمد للہ کہہ لے تو اسے یَرْحَمُکَ اللّٰہ دعا دینا

۴ قسموں کا پورا کرنا

۵ مظلوم کی مدد کو آنا

۶ دعوت قبول کرنا

۷ اور سلام کو عام کرنا

((وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ......))

اور جن چیزوں سے ہمیں آپ ﷺ نے روکا...... وہ سات چیزیں یہ ہیں......

۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

۲ سونے، چاندی کے برتن میں کھانا پینا

۳ دھوپ سے بچنے کے لیے ریشمی پردے لٹکانا

۴ ریشم کے ساتھ کڑھائی سلائی کرنا

۵ ریشمی لباس پہننا

۶ اِستبرق یعنی موٹا ریشم پہننا

۷ دِیباج یعنی باریک ریشم پہننا

...... مسلم شریف، کتاب اللباس والزینۃ ۔ ترمذی شریف، کتاب الادب

۸۵ نجات کس چیز میں ہے؟

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا کہ آقا! نجات کس چیز میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا......

((اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ))

تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اور اپنے گھر کو کافی سمجھو (یعنی گھر میں رہو بلا ضرورت اور بے کار مت گھومو تاکہ فتنوں کا شکار نہ ہو جاؤ) اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔

......ترمذی شریف، کتاب الزھد

(۸۶) کمزوروں اور حاجت مندوں کا خیال رکھنا

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:......

((مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ اُوْلِي الضَّعَفَةِ وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

میری امت میں سے جس شخص کو مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی پھر وہ کمزوروں اور حاجت مندوں سے دُور رہا تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے اسے دوری حاصل ہوگی۔ نیز آپ ﷺ نے اپنی امت کے بے رحم حاکموں اور ذمہ داروں کو بددعا بھی دی اور خدا ترس حاکمِ وقت کو دعاؤں سے بھی نوازا...... فرمایا

((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ

وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))

اے اللہ! میری امت کے جس فرد کو کوئی منصب ملے پھر وہ لوگوں پر سختی کرے تو اس پر تو سختی فرمانا اور میری امت میں سے اگر کسی کو کوئی منصب ملے اور پھر وہ لوگوں کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرے تو اس کے ساتھ روزِ قیامت نرمی برتنا۔

...... مسند احمد، مسلم شریف، کتاب الامارہ

(۷۷) آسائشوں میں نہ پڑ جانا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول مکی ومدنی حضرت محمد ﷺ نے یمن کے لیے گورنر بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے انہیں یہ وصیت فرمائی:......

((إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ))

خبردار! عیش پرستی سے بچنا! بے شک اللہ تعالیٰ کے نیک بندے عیش پرستی اور آسائش پرستی اختیار نہیں کرتے۔ (عیش وعشرت کی زندگی اور تن آسانی کا جینا عموماً بندے کو رب سے غافل بنا دیتا ہے۔ اس لیے اس سے حتی الوسع اجتناب چاہیے)

...... مسند احمد

(۷۸) اللہ کی راہ میں بے حساب خرچ کیا کرو

حضرت فاطمہ بنت منذر کہتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ

اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ایک روز مجھ سے فرمایا......

((اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْكِ))

[اللہ کی راہ میں] خرچ کرتی رہو اور گنا نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں گنا چُنا رزق دے گا، اور رزق کی کمی کے ڈر سے یا بخل کی وجہ سے برتن میں بچا بچا کر نہ رکھا کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں تھوڑا تھوڑا دے گا۔

...... بخاری، کتاب الہبۃ

(۸۹) اگر رات میں سفر سے لوٹو تو......

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث کتبِ صحاح میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ آقائے عرب وعجم محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا......

((لَا تَاْتِ اَھْلَكَ طُرُوْقًا))

[سفر سے واپسی پر] رات کو اپنے گھر میں اچانک نہ آیا کرو۔

✿ ایک اور حدیث انہی سے مسلم شریف میں مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں......

((نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَۃَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا))

رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آدمی لمبی غیر حاضری کے بعد واپس گھر [بغیر اطلاع دیے] اچانک آجائے۔ [بخاری، کتاب الحج میں یہ الفاظ ہیں:

اَنْ يَّطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا کہ رات کے وقت واپس اچانک گھر آنے سے منع فرمایا۔]

...... مسلم شریف، کتاب الامارۃ

ختمی مرتبت ﷺ نے اپنے عمل سے یوں اس کی تعلیم دی......

صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس لوٹے تو جب ہم بستی کے گھروں میں داخل ہونے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ تاکہ گھروں میں تمہاری ازواج تمہارے آنے کی خبر سن کر کنگھی کر لیں اور تمہارے لیے زینت اختیار کر لیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد شریف کتاب الجہاد میں روایت کیا گیا ہے۔

۹۰ رشتے کا انتخاب دینداری کی وجہ سے کیا کرو

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث وارد ہے جس میں حضور ﷺ نے یہ وصیت فرمائی......

((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ))

بلاشبہ رشتہ کے لیے عورت کا انتخاب چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

- اس کے مالدار ہونے کی وجہ سے
- اس کے حسب نسب کی وجہ سے
- اس کے حسن و جمال کی وجہ سے
- اس کے دین کی وجہ سے

(اے مخاطب!) پس تجھ پر لازم ہے کہ تو دین داری کی وجہ سے رشتہ کا انتخاب کرنا۔

...... مسلم شریف، کتاب الرضاع

(۹۱) اچھے لوگوں کی ہمنشینی اختیار کرو

حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ اپنے والد سیدنا عامر بن عبد اللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانِ نبوی روایت فرماتے ہیں......

((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيْهِ أَوْ تَجِدُ رِيْحَهُ وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً))

اچھے اور بُرے ہمنشین کی مثال عطار...... اور لوہار کی بھٹی جیسی ہے۔ عطار سے آپ کچھ خریدیں یا نہ، اس سے آپ کو اچھی خوشبو سونگھنے کو تو مل ہی جائے گی [یا اس کے پاس بیٹھنے سے کپڑوں میں بس جائے گی۔] اور بھٹی کے پاس آپ بیٹھیں گے تو آپ کا بدن جلائے گی یا کپڑے، یا سونگھنے کو دھواں اور بو تو خواہ مخواہ ہی ملے گی۔

...... بخاری شریف، کتاب البیوع

(۹۲) اختلافات سے بچو!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے میں نے مروی ہے کہ رسولِ دو عالم، نبیٔ

مکرم، حضرت محمد ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے......

((لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا))

تم آپس میں اختلاف سے بچو، پس بے شک تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں وہ بھی آپس میں اختلاف کرنے لگے تھے سو ہلاک ہو گئے۔

...... بخاری، کتاب الخصومات

۹۳ اپنے بھائی کو ظلم سے روکو!

خادمِ خاتم الانبیاء، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ))

تو اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابی نے عرض کیا...... یارسول اللہ ﷺ جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کروں گا لیکن ظالم کی مدد کیونکر کروں؟ فرمایا...... تم اسے ظلم سے روک دو...... یہ اس کے ساتھ تمہاری مدد ہو گی۔

...... ترمذی، کتاب الفتن

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی صحیح میں یہ حدیث لائے ہیں جس کے آخری الفاظ یہ ہیں...... قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ ۔ بخاری،

کتاب المظالم والغصب

فرمایا..... تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ظلم سے روک دے [یہ تیری مدد ہو گی اپنے بھائی کے ساتھ۔ تاکہ وہ ظلم کرنے سے باز رہے اور اپنی دنیا و آخرت تباہ نہ کر بیٹھے۔]

۹۴ ناحق کسی کی زمین پر قبضہ جمانا

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ، آقا علیہ السلام کے ایک پیارے سے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ میرے حبیب حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ))

جس شخص نے ظلماً کسی کی کچھ زمین ہتھیا لی اس حصۂ زمین کے ساتوں طبق، طوق بنا کر [روزِ قیامت] اس کے گلے میں ڈالی جائیں گے۔

دوسری حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں ...... مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ یعنی جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی پر ظلم کرتے ہوئے چھین لی وہ ایک بالشت زمین ساتوں زمینوں سے لے کے اس کے گلے میں روزِ قیامت عذاب کے طور پر ڈالی جائے گی۔

...... بخاری شریف، کتاب المظالم والغصب

اس حدیث پاک کے راوی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ ان دس صحابہ میں سے ہیں جنہیں اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے ایک ہی خطاب میں جنتی ہونے کی نوید سنائی تھی۔

اس مذکورہ بالا حدیث کے تحت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ صحابی کا

ایک واقعہ ذکر کیا ہے وہ یہ کہ...... اَرْوٰی بنت اویس نامی ایک خاتون نے مروان بن حکَم کے دربار میں یہ دعوٰی پیش کیا کہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ زمین ہتھیالی ہے۔ مروان نے اُن سے پوچھا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جب میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ مذکورہ بالا فرمان سن رکھا ہو تو میں کیوں کسی کی زمین چھینوں؟ یعنی میں حضور ﷺ کے فرمان پر یقین رکھتا ہوں اور میں کسی کی کچھ تھوڑی سی زمین کے بدلے روزِ قیامت کی رسوائی اور بربادی نہیں حاصل کرنا چاہتا۔ مروان نے کہا: مجھے آپ سے کوئی دلیل نہیں چاہیے۔ آپ جایئے مجھے آپ کی بات پر یقین ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

اس عورت کا پھر بھی یہی اصرار تھا کہ انہوں نے میری زمین ہتھیا لی ہے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ وہ ہر گلی کوچے میں پھرتی ہوئی یہ بات کہتی کہ فلاں نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس کے لیے بددعا کے یہ الفاظ نکل گئے...... اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَعَمِّ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا ...... اے اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی بینائی سلب کرلے اور اسے اپنی زمین میں ہی مار ڈال!

پس اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بینائی سلب کرلی اور پھر وہ گلی کوچے میں بے قرار ہو کر پھرتی رہتی اور کہتی مجھے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بددعا مار گئی۔ یہاں تک کہ اپنی ہی زمین میں ایک کنویں میں گر کر ہلاک ہوگئی۔واقعہ، مسلم شریف، کتاب المساقاۃ

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناحق کسی کی زمین وغیرہ کوئی چیز نہیں لینی چاہیے اس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ نیز اس واقعہ سے پتہ چلا کہ کسی پر ناحق

بہتان لگانا بھی زندگی کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔

۹۵ خدمت گاروں کا حق ادا کرنا

علمِ نبوت سے خوب سیراب ہونے والے صحابی، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا......

((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ......))

جب تمہارا خادم کھانا تیار کر کے تمہارے پاس لے آئے تو اسے اپنے ساتھ بٹھالو تاکہ وہ بھی کھالے اس لیے کہ اس نے اس کے پکانے میں آگ کی گرمی اور دھواں بھی جھیلا ہے۔ اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسے ایک دو لقمے ہی چکھا دو۔

[مسند احمد میں حدیث کے یہ الفاظ ہیں...... فَاِنْ اَبٰی فَاَطْعِمْهُ فِيْ يَدِهٖ ...... کہ اگر وہ آپ کے پاس نہ بیٹھے تو اس کے ہاتھ پر ہی کچھ رکھ دو۔ سبحان اللہ!! شفیق آقا کے الفاظ میں بھی کتنا شفقت آمیز لہجہ پایا جا رہا ہے۔]

...... مسلم شریف، کتاب العتق

۹۶ اے مسلم خواتین! غور سے سنو!

رسولِ اکرم، رحمتِ دوجہاں، سیدِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے [ایک مجلس میں جس

میں عورتیں بھی بکثرت پردے کی اوٹ میں بیٹھی تھیں] خطاب فرمایا: یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ اے مسلم خواتین!! [وفی روایۃ مسند احمد ...... قَالَهَا ثَلَاثًا ...... مسند احمد میں ہے آپ نے یہ الفاظ تین بار ارشاد فرمائے۔]

((تَهَادُوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ......)) [وفی بعض الاحادیث ..ولو فرسن شاۃ]

باہم ہدیہ دیا کرو اس لیے کہ ہدیہ سینے کے کھوٹ اور غیظ وغضب کو بہا لے جاتا ہے۔ اور کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے اس ہدیہ کو حقیر نہ جانے چاہے وہ اسے بکری کے پاؤں کے کھر کا کچھ حصہ ہی دے رہی ہو۔ یعنی وہ ہڈی جس پر بہت قلیل سا گوشت لگا ہو۔

...... ترمذی، کتاب الولاء والھبۃ عن رسول اللہ ﷺ

فائدہ: مراد اس سے یہ ہے کہ ہدیہ چاہے تھوڑا ہو دینا ضرور چاہیے اس سے نفرتیں اور کدورتیں دور ہوتی ہیں اور محبتیں بڑھتی ہیں۔

۹۷ پانچ باتوں پر کون عمل کرے گا؟

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ......

رسالت مآب ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے اعلان فرمایا...... کون یہ پانچ باتیں مجھ سے لینے کو تیار ہے، خود ان پر عمل کرے یا ان لوگوں تک پہنچائے جو اس پر عمل کرنے پر آمادہ ہوں۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جھٹ سے بول پڑا...... آقا! میں اس کے لیے تیار ہوں۔ تو معلمِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ پانچ چیزیں گن کر مجھے سکھلائیں...... فرمایا......

۱ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ

اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔

۲ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ

اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں جو لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ سب سے بڑے مالدار بن جاؤ گے۔

۳ وَأَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤمِنًا

اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرتے رہو پکے مومن بن جاؤ گے۔

۴ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا

تم لوگوں کے لیے وہ پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

۵ وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ

زیادہ ہنسی سے بچو۔ اس لیے کہ کثرت سے ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔

...... ترمذی شریف، کتاب الزھد

(۹۸) یہ میری امت کے لیے سخت فتنہ ہیں

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ دو عالم ﷺ نے ایک موقع

پر ارشاد فرمایا......

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

میں اپنے بعد اپنی امت کے مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ کی چیز چھوڑ کر نہیں جا رہا۔

...... بخاری، کتاب النکاح، مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں میں کوئی نحوست ہے یا عورتوں کا وجود بُرا ہے تو ان سے پناہ مانگنی چاہیے...... ایسا قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ گھریلو عورتوں کے بارے میں...... نیک، باپردہ اور صاحبِ تقوٰی خواتین کے لیے تو قرآن و حدیث میں بڑی بشارتیں آئی ہیں۔ اس حدیث میں تو اُن بُری عورتوں کا تذکرہ ہے جو بے حیائی، اللہ رسول کی نافرمانی اور بے پردگی کے ساتھ، اپنی زینت کے اظہار کے ساتھ مردوں کی جانب مائل ہونے والی اور انہیں اپنی جانب مائل کرنے والی ہیں اور اس طرح بُرائی کے پھیلانے کے سبب وہ فتنہ ٹھہریں۔

اور اسی وجہ سے معلمِ اخلاق ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں ارشاد فرمایا، جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے: وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِى النِّسَاءِ: اور تم عورتوں سے بچو! اس لیے کہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں ہی سے اٹھا تھا۔ اس میں بھی ان عورتوں کو فتنہ کہا گیا جو اپنی جلوہ سامانیوں کے ساتھ، اپنی آرائشِ جمال کے سبب لوگوں کے دلوں میں بُرائی کا بیج بوتی ہیں وہ فتنہ کی جڑ اور بنیاد بنیں، بنی اسرائیل کے لیے بھی اور اس امت کو بھی اس بُرے وقت کے آنے سے پہلے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اس حدیث میں ایک دوسرا پہلو یہ بھی

ہے کہ وہ عورتیں تو بُری ٹھہریں، وہ مرد جو انہیں تاکتے پھرتے ہیں اور گلی کوچوں میں گھات لگائے پھرتے ہیں کیا ان کا کوئی قصور اور جرم نہیں ہے؟ یاد رہے وہ بھی برابر کے مجرم ہیں...... لیکن جو آگ لگائے اس کا جرم کہیں زیادہ ہے اس سے جو آگ میں جلنے والوں کا نظارہ کرے یا وہ جو تماشائی بنے۔ بہرحال عورتیں جب عریانیت کا لبادہ اوڑھ کر نکلیں گی، مرد ان پر بری نگاہیں ڈالیں گے تو تباہی ان عورتوں کے لیے بھی ہوگی اور وہ مرد بھی اس بربادی کا خمیازہ بھگتیں گے۔

۹۹ اپنے لیے اعمالِ صالحہ کا ذخیرہ کرلو

رحمت للعالمین آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے علم دوست صحابی سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ : اور ڈرایئے اپنے قریبی رشتہ داروں کو﴾ نازل ہوئی تو رسولِ مکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریش کے پاس جا کر انہیں کہا......

اے معشر قریش! تم اپنے لیے کچھ کرلو کمالو، میں اللہ کے دربار میں تمہارے کام نہیں آسکوں گا۔ اے بنوعبد مناف! تم بھی اپنے لیے کچھ اعمال کا ذخیرہ کرلو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آسکوں گا۔ اے عباس! اے صفیہ، کچھ کرلو۔

اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

اب جو چاہے میرے مال میں سے مجھ سے مانگ لے! اللہ کے ہاں

میں تیرے کیا کام آسکوں گا۔

...... بخاری، کتاب الوصایا

فائدہ: حالانکہ آپ ﷺ کی شفاعت اہلِ ایمان کے لیے حق ہے اور یہ ایمان والوں کے کام آنا ہی ہے۔ لیکن یہ شفاعت بھی جس کے حق میں اللہ اجازت دیں گے اس کے لیے ہوگی۔

اس آیت میں نبی ﷺ کو چونکہ ڈرانے کا کہا گیا تھا اس لیے آپ ﷺ نے واضح ڈرسنا کر اس حکم الٰہی کا حق ادا کر دیا۔

۱۰۰ اللہ سے ہی مانگو

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے کچھ مال مانگا آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا تو آپ نے پھر مجھے عطا فرمایا اور ساتھ ہی یہ ارشاد بھی فرمایا: اے حکیم!

((إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

بے شک یہ مال بڑا بارونق اور میٹھا میٹھا ہے جس نے اسے اپنی ذاتی سخاوت سے اسے خرچ کیا اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی اور جس نے اپنے دل کے لالچ سے کام لیا اس کے لیے اس میں کوئی برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال اس لالچی کی سی ہے جو کھائے

جاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور یاد رکھو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے) بہت بہتر ہے۔

...... بخاری شریف، کتاب الوصایا

(۱۰۱) یہ تین خوبیاں رکھنے والا شخص جنتی ہے

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ

- ۱ جس نے حلال و پاکیزہ کھانا کھایا
- ۲ اور سنت پر عمل کرتا رہا
- ۳ اور لوگ اس کے ہاتھوں تکالیف سے بچے رہے ......تو وہ شخص ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

((فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ فِی النَّاسِ لَکَثِیْرٌ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ))

ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آج کے زمانہ میں تو ایسے لوگ بکثرت موجود ہیں فرمایا...... آنے والے اَدوار میں بھی ہوں گے مگر بہت تھوڑے۔

...... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ

(۱۰۲) دشمن سے ٹکرانے کی دعا مت کرو

سیدنا عبد اللہ بن اَوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ امین، خاتم النبیین

حضرت محمد ﷺ نے ایک روز اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا......

((اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَإِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ))

اے لوگو! دشمن سے ٹکرانے کی خواہش نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہا کرو۔ پس جب ان سے ٹکرانے کا موقع آئے تو ڈٹ کے لڑو۔ اور یقینی طور پر جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

...... بخاری شریف، کتاب الجهاد والسیر، سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد

۱۴۳ میرا نام اور کنیت جمع نہ کرنا

شاگردِ رسول، جانثارِ نبی، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

((نَهٰی اَنْ یَجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمّٰی مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ))

رسولِ مکرم ﷺ نے لوگوں کو روکا کہ کوئی شخص میرا نام اور میری کنیت کو اکٹھا استعمال نہ کرے

......ترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ ﷺ

اس حدیثِ پاک کی وضاحت چند اور احادیث سے کی جاتی ہے تاکہ اس کے سارے پہلو آپ کے سامنے آسکیں...... ملاحظہ فرمائیے!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

((وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ))

ہم (صحابہ) میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹا متولد ہوا تو اس نے اس کا نام **محمد** رکھا۔ افرادِ قوم کو جب معلوم ہوا تو وہ ان کے پاس آ کر جمع ہو گئے اور کہنے لگے ...... ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے تم نے حضرت محمد ﷺ کے نام پر اپنے بچے کا نام کیوں رکھا ہے؟

اس نے اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر سوار کیا اور رحمتِ دوعالم ﷺ کے پاس آ کر عرض کی ...... آقا! میں نے اپنے اس بچے کا نام آپ کے نام پر رکھا ہے تو میری قوم نے اسے بے ادبی سمجھ کر مجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں فرمایا: **تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ** میرا نام رکھا کرو میری کنیت نہ رکھا کرو۔

امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم شریف میں کتاب الادب کے آغاز میں پہلا باب جو قائم فرمایا ہے وہ **بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّيْ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ** ہے۔ یعنی ابوالقاسم کنیت رکھنے سے ممانعت اور دیگر پسندیدہ نام رکھنے کا بیان۔

اور اس باب میں مندرجہ ذیل حدیث کے مضمون والی کئی احادیث ذکر کی ہیں۔ جن سے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کے ناموں کے لیے پسندیدہ ناموں میں سے ایک نام رسول اللہ کا نام محمد بھی ہے وہ رکھا کرو۔

حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک انصاری کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس نے حضور ﷺ کا نام بچے کے لیے رکھنا چاہا اور رحمتِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں آکر اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ ،انصار نے یہ اچھا کیا ہے۔تم اپنے بچوں کا نام میرے نام پر رکھا کرو اور ہاں میری کنیت نہ رکھا کرو۔

...... مسلم، کتاب الادب

فائدہ: ان مذکورہ پانچ احادیث میں جو آپ کی کُنْیَّت رکھنے سے روکا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ عرب میں کسی انسان کو اس کی کنیت سے پکارنا وجہ شرافت اور باعثِ وقار سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا نام کی بجائے آپ ﷺ کو بھی اکثر آپ کی کنیت ابوالقاسم ہی سے بلایا جاتا ہے اس وجہ سے آپ کی حیاتِ طیبہ میں آپ کی کنیت کا کسی دوسرے فرد کے لیے استعمال درست نہ تھا۔ اور اس کی ممانعت کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ آپ ﷺ کی کنیت کا استعمال دوسرے لوگوں کے لیے، یہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں اس لیے درست نہ تھا کہ آپ ﷺ کی اذیت کا سبب بنتا تھا۔ اس کی دلیل مسلم شریف کی وہ حدیث پاک ہے جس میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ جنت البقیع کے قریب سے گزر رہے تھے کہ کسی نے آپ کو پیچھے سے یا ابا القاسم کہہ کر آواز دی آپ اس کی جانب متوجہ ہوئے تو اس نے کہا معاف کیجیے میں آپ کو نہیں بلکہ آپ جیسی کنیت والے فلاں شخص کو بلانا چاہ رہا تھا تو اس موقع پر آپ ﷺ نے اپنی اس کنیت کا دوسروں کے لیے استعمال منع فرمادیا۔ (مسلم

شریف ، کتاب الادب) لیکن علماء ومحدثین اور فقہاء نے فرمایا ہے کہ یہ ممانعت اس دور کے لوگوں کے لیے تھی بعد کے لوگوں کے لیے کنیت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔

باقی رہی بات آپ کا نام مبارک رکھنے کی ۔ تو امام مسلم نے اس کو استحباب اور پسندیدگی میں شمار کیا ہے ۔ اس لیے کہ خود حضور ﷺ نے اس کی صریحاً اجازت دی ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ امت کے بہت سے علماء وفقہاء اور ائمہ محدثین کے نام آپ ﷺ کے نام محمد پر رکھے گئے ۔ علاوہ ازیں یہ امر ڈھیروں برکتوں کا سبب بھی ہے۔

اور محدثین نے لکھا ہے کہ یہ نام بڑی برکتوں والا ہے جس بچے کا یہ نام رکھا جائے وہ بڑی صفات اور خوبیوں والا ہوتا ہے ۔ نیز بہت سے ائمہ محدثین کا نام بھی محمد اور احمد حدیث اور اسماء الرجال کی کتابوں میں ملتا ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث اور ملاحظہ فرمائیے !

سیدہ عائشہ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت، رسولِ اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا:

میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے ۔ بعد میں مجھے یہ علم ہوا کہ آپ اسے اچھا نہیں سمجھتے ؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرا نام رکھا اس کے لیے میری کنیت رکھنا درست نہیں اور جس نے میری کنیت اختیار کی اس کے لیے میرا نام رکھنا درست نہیں۔

......(ابوداؤد، کتاب الادب)

محمد نام رکھنے کی برکات

سیرت کی مشہور کتاب مدارج النبوۃ میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:......

حضور اکرم ﷺ کے اسمِ مبارک پر نام رکھنا مبارک و نافع اور دنیا و آخرت میں حفاظت میں لینے والا ہے۔ چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا بارگاہِ حق میں دو بندے کھڑے کیے جائیں گے اس پر حق تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم فرمائے گا۔ یہ دونوں بندے عرض کریں گے اے ہمارے رب! کس چیز نے ہمیں جنت کا مستحق اور اہل بنایا حالانکہ ہم نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہاں مگر ہم تیری رحمت سے جنت میں جانے کے امیدوار ضرور تھے۔ اس پر اللہ ربُّ العزت جَلَّ جلالہٗ فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ مجھے اپنی ذات کی قسم! جس کا نام محمد یا احمد ہوگا میں اسے ہرگز جہنم میں نہ ڈالوں گا۔

نیز ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی، میں کسی ایسے شخص کو عذاب نہ دوں گا جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں کہیں کوئی دستر خوان بچھایا گیا اور لوگ اس پر کھانے کے لیے آئے اور ان میں احمد اور محمد نام والے بھی ہوئے تو میں اس دستر خوان والے گھر کو روزانہ دو بار پاک کروں گا۔(

رواہ ابو منصور الدیلمی)

ایک اور حدیث میں آتا ہے جس گھر میں محمد نام والا کوئی آدمی ہو میں ضرور اس گھر میں برکت ڈالوں گا۔

ایک اور جگہ فرمانِ نبوی ہے...... جو قوم کسی مشورہ کے لیے کسی جگہ جمع ہوئی اور ان میں کوئی شخص ایسا بھی موجود ہو جس کا نام محمد ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے کام میں برکت عطا فرمائے گا۔ نیز ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس کا نام محمد ہوگا حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جنت میں اسے داخل کروائیں گے۔

(مؤلف ھذا کی کتاب، حضور ﷺ کی بچوں سے محبت صفحہ: 62۔ طبع جدید)

(مدارج النبوۃ مترجم، جلد 1، ص: 246، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

۱۴۴ آج ہر ظلم کی تلافی کا موقع ہے

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْشَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّايَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَادِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ))

جس شخص کا اپنے کسی بھائی پر کوئی ظلم ہو مال یا کسی اور چیز کے بارے میں، تو اسے چاہیے کہ آج کے دن وہ اس کا بدلہ اُتار دے۔ اس سے

پہلے کہ وہ دن آئے جب کوئی دینار ودرہم اس کے پاس نہ ہوگا۔ اگر کوئی نیک عمل اس نے کیا ہوگا تو اس سے لے کر اسے دے دیا جائے گا جس پر [اس نے دنیا میں] ظلم کیا ہوگا۔ اور اگر نیک اعمال نہ ہوں گے (یا نہ بچیں گے) تو اس مظلوم کی بدیاں اٹھا کر اس کے پلڑے میں ڈال دی جائیں گی۔

...... بخاری، کتاب المظالم والغصب، مسند احمد

ایک دوسری حدیث میں اس مضمون کو یوں بیان کیا گیا ہے ...... ملاحظہ فرمایئے اور اپنے دل میں فکرِ آخرت پیدا کر کے یہ سوچئے کہ یہ وصیت مجھے کی جارہی ہے میرے لیے یہ بتایا جارہا ہے......

((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا))

حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ بات سمجھانے کی غرض سے پوچھا: تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ تو جواب میں صحابہ نے کہا: وہ شخص جس کے پاس درھم ودینار [روپیہ پیسہ] نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ مفلس تو وہ شخص ہے جو روزِ قیامت بہت سی نمازیں، زکوٰۃ اور بہت سے روزے لے کر حاضر ہوگا لیکن کسی کو ستایا ہوگا گالی دی ہوگی، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کا مال ناحق کھایا ہوگا۔ پھر اس کے نیک اعمال اس سے لے کر صاحب حق لوگوں کو دے دیے جائیں گے۔ اور جب نیک اعمال اس کے پاس باقی نہ بچیں گے تو جن کے حق کھائے تھے ان کی بدیاں اٹھا کر اس کی گردن پر لاد دی جائیں گی۔

......اخرجہ مسلم فی صحیحہ فی کتاب البر والصلۃ والآداب

(۱۰۵) اولاد میں عدل کیا کرو

سیدنا عامر بن شراحیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا...... صحابی رسول مقبول، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ کر فرما رہے تھے کہ میرے ابا نے مجھے اپنے مال میں سے کچھ مال دیا۔ میری ماں نے کہا: لَا اَرْضٰی حَتّٰی تَشْهَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تم جب تک اس مال پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ ٹھہراؤ میں خوش نہیں ہوں گی نہ مجھے اطمینان ملے گا۔

میرے ابا جان رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے کہ آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ میں نے نعمان کو یہ مال دے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی قدر دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اولاد کے درمیان عدل کرو''۔ تو میرے والد نے مجھ سے وہ مال لوٹا لیا۔ یعنی مجھے نہ دیا۔

......بخاری شریف، کتاب الہبہ

فائدہ: اولاد کو جو مال دیا جائے اس میں برابری کا حکم شریعتِ مطہرہ نے دیا ہے۔ عموماً اس کا خیال والدین نہیں کرتے اور جس سے زیادہ لاڈ ہو اسے دوسروں سے خواہ مخواہ زیادہ دے دیتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں لہٰذا جب بھی کوئی مال، جائیداد وغیرہ کوئی چیز تقسیم کی جائے تو اولاد کے درمیان عدل قائم رکھا جائے۔ یہ اس صورت میں ہے جب والدین خود یہ سمجھیں کہ ہم شریعتِ اسلامیہ کے پابند

ہیں اور کل روزِ قیامت ہم سے ہمارے کیے پر پُرسش بھی ہونی ہے۔

نیز مسلم شریف کے الفاظ گواہی کے حق میں بڑے سخت ہیں اور جھنجھوڑنے والے ہیں ...... حضور ﷺ نے فرمایا: فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ جب تم اپنی ساری اولاد کو برابر نہیں دے رہے تو مجھے بالکل اس معاملے میں گواہ نہ بناؤ...... میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔ اس سے بھی ہمیں ایک بڑا سبق ملتا ہے کہ جب کہیں گواہی کا موقع آئے تو اپنے بیگانے کو نہ دیکھا جائے بلکہ حق ناحق کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔ حق کی گواہی دی جائے اور کسی ناحق جگہ پر کسی لالچ یا رشتہ داری یا کسی خوف کی وجہ سے ہرگز گواہی نہ دی جائے۔

(۱۰۶) عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے

حبیبِ ربُّ العالمین کے پیارے شاگرد، سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات، امام الانبیاء، تاجدارِ عرب وعجم محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ یَوْمًا فَمَا فَوْقَهٗ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ))

عورت کے لیے حلال (جائز) نہیں کہ ایک دن یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر بغیر محرم کے طے کرے۔

......مسند احمد

فائدہ: (تین دن کی مسافت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں 48 میل

(78 کلومیٹر) بنتی ہے جو کہ مسافتِ سفر کہلاتی ہے۔ جس میں نماز قصر ادا کی جاتی ہے۔ تو اس اعتبار سے یہ ایک دن کی مسافت تقریباً 16 میل کہلائی۔)

(۱۰۷) لوگو! پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!

رئیس المفسرین سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرماتے ہوئے یہ مبارک الفاظ کہے: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!

- شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ...... اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو!
- وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ...... اپنی صحت کو بیماری آنے سے پہلے......
- وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ...... اپنی مالداری کو فقیری آنے سے پہلے......
- وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شَغْلِكَ...... اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے......
- وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ...... اپنی زندگی کو موت سے پہلے پہلے غنیمت جانو!

......الترغیب والترھیب للحافظ منذری

فائدہ: آپ ﷺ کی یہ پانچ باتیں دنیا بھر کے لوگوں کی نصیحتوں سے آدمی کو بے نیاز کر دیتی ہیں۔ لیکن اس شخص کو جو اِن باتوں پر کان دھرے، توجہ کرے یا عمل کے لیے آمادہ ہو...... اور جو سنی اَن سنی کر دے اس کو حسرت و ناکامی کے سوا کیا ہاتھ آئے گا۔ ہاں مگر جس پر اللہ تعالیٰ فضل کر دے۔

۱۰۹ ہر صاحبِ حق کا حق پورا پورا ادا کرو

حضرت عون بن ابی جُحَیفہ اپنے والد سیدنا وھب بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سلمان اور سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کو سلسلۂ مؤاخات میں باہم بھائی قرار دیا۔ ایک روز حضرت سلمان ملاقات کی غرض سے سیدنا ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ (کی شادی کے کچھ عرصہ بعد، اُن) کے گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی عام کپڑوں میں ہے اور اپنے شوہر کے لیے کوئی زینت بھی اختیار نہیں کی ہوئی۔ (یاد رہے کہ یہ نزولِ حجاب و پردہ سے پہلے کا واقعہ ہے) تو ان سے پوچھا کہ تم نے اپنی یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: تمہارے بھائی کو (سیدنا ابو الدرداء) کو دنیا سے کچھ غرض نہیں ہے۔ میں کاہے کو زینت اختیار کروں؟ (یعنی شوہر کو جو بیوی کی رغبت ہوتی ہے وہ انہیں نہیں ہے)۔ اس وقت بات یہیں ختم ہوگئی۔

شام کو سیدنا ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ جب گھر آئے تو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا: سلمان! تم کھاؤ میرا روزہ ہے۔ تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ وہ بھی (یہ نفلی روزہ مہمان کی خاطر توڑ کر) ساتھ کھانے لگے۔

رات جب ہوئی تو سیدنا ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ وضو کر کے قیام اللیل کے لیے کھڑے ہونے لگے تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: آپ ابھی سو جایئے۔ تو وہ سو گئے۔ اور رات کے آخری پہر سیدنا ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ کو اٹھایا پھر دونوں نے نمازِ

تہجد پڑھی اور اللہ کے حضور خوب راز و نیاز کی۔

اس کے بعد سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ ان سے فرمانے لگے ......اے ابو الدرداء!

سنو!

- اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ......بے شک تجھ پر تیری جان کا بھی حق ہے۔
- وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا ......اور تجھ پر تیرے رب کا بھی حق ہے۔
- وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ......اور تجھ پر تیرے مہمان کا بھی حق ہے۔
- وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ......اور بلا شبہ تجھ پر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے۔

((فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ))

پس ہر صاحب حق کا پورا پورا حق ادا کرو!

صبح نمازِ فجر کے لیے جب دونوں بھائی مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دونوں نے یہ سارا ماجرا اللہ کے پیارے حبیب، معلّمِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ خوش ہوئے اور سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو فرمایا: سلمان نے جو کچھ تمہیں کہا ہے بالکل درست کہا ہے۔ [حضور ﷺ کی تصدیق پر گویا یہ آپ ﷺ ہی کی وصیت ہوگئی]

......ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ، بخاری، کتاب الصوم

(۱۰۹) سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو!

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ......))

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو! صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! وہ سات چیزیں کونسی ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مندرجہ ذیل یہ سات چیزیں بیان فرمائیں......

1. اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔
2. جادو کرنا/کروانا۔
3. اور کسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو۔
4. سود کھانا۔
5. یتیموں کا مال کھانا۔
6. اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔
7. پاکدامن، بھولی بھالی مومنہ عورتوں پر بہتان لگانا۔

...... بخاری شریف، کتاب الوصایا، نسائی، ابوداود

(۱۱۰) شیطانی راہوں پر نہ چلو!

شیدائے رسول عربی، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

((كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَطَّ خَطًّا هٰكَذَا اَمَامَهٗ فَقَالَ

هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَطَّيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَخَطَّيْنِ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ هٰذِهٖ سَبِيْلُ الشَّيْطَانِ ......))

ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے بات سمجھانے کے لیے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس لکیر کے دائیں اور بائیں ایک ایک لکیر اور کھینچی اور فرمایا ...... یہ شیطانی راستے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس پہلی لکیر پر ہاتھ رکھا اور یہ آیت قرآنی تلاوت فرمائی ......

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

اور بے شک یہ سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی اتباع کرو اور دوسرے (شیطانی) راستوں پر مت چلو کہیں وہ تمہیں اس سیدھی راہ سے بھٹکا نہ دیں۔ یہ تمہیں حکم کرتا ہے تمہارا رب، تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ (انعام/153)

...... مسند احمد

(۱۱۱) بھلائی کا بدلہ دیا کرو

خلیفۂ راشد دوئم کے فرزند، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رحمت للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ

❁ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ

❁ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ

❁ وَمَنْ أَتٰى إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ

جو اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اسے بھی دو اور جو تمہاری دعوت کرے اسے قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تم اس کا بدلہ دو۔ اور اگر اسے بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ ملے تو اس کے لیے دعا کرو حتی کہ تم یہ جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ پورا دے دیا۔

...... ابوداؤد کتاب الادب، ورواہ النسائی فی کتاب الزکوٰۃ

۱۱۲ دل میں کسی کے لیے کینہ نہ رکھو!

رسولِ مقبول ﷺ کے خادم، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے عرب وعجم محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے [ایک خاص وصیت کرتے ہوئے] فرمایا: یا بُنَيَّ ...... اے میرے بیٹے! اگر ہو سکے تو اپنی صبح اور شام اس طرح کیا کرو......

((لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ))

کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے کوئی کینہ یا برائی موجود نہ ہو۔

پھر آپ ﷺ نے انتہائی شفقت سے مزید ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے۔ اور جس شخص نے میری سنت پر عمل کیا تو اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

...... ترمذی، کتاب العلم عن رسول اللہ ﷺ

۱۱۳ بھلائی کے چند کاموں کی وصیت

تاجدار مدینہ کے پیارے جانثار، سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسولِ کائنات ﷺ سے ایک لمبی حدیث روایت فرماتے ہیں جس میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی:

((عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ))

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے! تو محسنِ انسانیت، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے بہت قیمتی نصیحت و وصیت فرمائی:

((فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَامُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذَالِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

- تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ!
- پیاسے کو پانی پلاؤ!
- نیکی کا حکم کرو......اور
- لوگوں کو برائی سے روکو!
- اور اگر یہ سب کچھ نہ کر سکو تو (اتنا ضرور کر لو) کہ اپنی زبان سے بھلی بات کے علاوہ کچھ نہ بولو۔

......مسند احمد

۱۱۴ لوگوں سے مہربانی سے پیش آؤ

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ [وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن پر میرے آقا ﷺ کی جب بھی نگاہِ ناز پڑی تو آپ نے انہیں مسکرا کر دیکھا] سے رسولِ کائنات ﷺ کی قیمتی وصیت اور بہترین ارشاد منقول ہے کہ......

((مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ))

جو شخص (دوسروں پر) رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

...... بخاری شریف، کتاب الادب

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیبِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ ...... مہربانی کرنے والوں پر رحمٰن مہربانی فرماتا ہے۔ لہٰذا تم زمین والوں پر رحم کرو...... آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

...... ترمذی، کتاب البر والصلۃ

۱۱۵ باہم بھائی بھائی بن جاؤ!

احادیثِ رسول اللہ ﷺ کے عظیم شیدائی، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال و دولت کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔

- تم آپس میں حسد نہ کیا کرو....!
- مکر و فریب سے کام نہ لیا کرو..!

- باہم غیظ وغضب سے بچو...... اور
- ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑو!

نیز تم میں سے کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کے سودے پر [اس کا سودا باطل کرنے کی غرض سے] سودا نہ کرے۔ یعنی اس کا سودا رہ جائے میرا پہلے بک جائے۔

((وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا))

تم سب اللہ کے بندے باہم بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو رسوا کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے مبارک سینہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی: تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

نیز فرمایا...... ایک شخص کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و کمترین سمجھے۔ یاد رکھو! ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون بہانا، مال ہتھیانا، اور آبروریزی کرنا صریحاً حرام ہے۔

...... مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ والآداب

(۱۱۶) نوجوانوں کو حیا قائم رکھنے کی وصیت

تاجدارِ فقاہت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے آقا کا ارشاد، نوجوانانِ اُمت کو بتاتے ہیں...... کہ دانائے سبل آقا ختم الرسل ﷺ نے فرمایا......

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابُ!

((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

اے نوجوانو! تم میں سے جو نوجوان خانہ داری کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے، کیونکہ یہ غضِ بصر (پست نگاہی) کا محفوظ ذریعہ اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہت بڑا سبب ہے۔ اور جو ایسا نہ کر سکے وہ اپنے لیے روزے رکھنا لازم کرلے۔ اس لیے کہ اس کا علاج اسی میں ہے۔

...... بخاری، کتاب النکاح (مسلم شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں مَنِ اسْتَطَاعَ کے بعد مِنْكُمْ کا لفظ بھی آیا ہے جو کہ زیادہ مشہور و متداول ہے۔)

۱۱۷ بڑھاپے میں شوقِ علم رکھنے والے کو شاندار وصیت

ایک تابعی ابو کریمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بصرہ کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ ...... بارگاہِ نبوت میں ایک روز سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، فرماتے ہیں کہ...... رسولِ کریم ﷺ میری جانب متوجہ ہوئے اور پوچھا: قبیصہ! کیسے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا......

میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا ہوں ...... میں اپنی اس کیفیت کے ساتھ آپ کے پاس یہ شوق لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے بہت نفع عطا فرمائے! آپ ﷺ نے

بشارت سنائی کہ...... اے قبیصہ! [جو مقصد تم لے کر آئے ہو اس کی وجہ سے] تم جس پتھر، درخت یا زمین کے پاس سے گزرے ہو اس نے تمہاری بخشش کی دعا کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں یہ فرمایا: اے قبیصہ! نمازِ فجر کے بعد تین بار یہ پڑھ لیا کرو۔ تم اندھے پن، جذام اور فالج سے ہمیشہ عافیت میں رہو گے۔ **سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ**

پھر آپ ﷺ نے ان کے پاکیزہ جذبے کی قدرافزائی میں انہیں یہ دعا سکھائی...... کہو اے قبیصہ! **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ**

وَافِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ
وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ
وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ۔

اے اللہ! جو کچھ تیرے خزانوں میں ہے میں اس کا سوال کرتا ہوں، مجھ پر اپنے فضل کی بارش برسا دے، اپنی رحمتیں مجھ پر نثار کر دے اور اپنی برکتوں کا مجھ پر نزول فرما۔

......مسند احمد

۱۱۸ روزانہ بدن کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کیا کرو

تاجدارِ فقر، سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ، رسولِ ذیشان کا فرمانِ عالیشان روایت فرماتے ہیں کہ...... روزانہ تم پر بدن کے ہر جوڑ اور ہر حصے کے عوض میں صدقہ کرنا ضروری ہے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوچنے لگے کہ روزانہ اس قدر صدقہ کیسے کیا کریں،

اس کے لیے تو بہت سے مال کی ضرورت ہے...... تو آپ ﷺ نے خود ہی) ارشاد فرمایا......

دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بھائی کو سامان اس کی سواری پر رکھوا دینا یا اتار دینا بھی صدقہ ہے۔ بھلی بات کہنا بھی صدقہ اور نماز کی جانب ہر قدم کا اٹھانا بھی صدقہ ہے۔ اور راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا اٹھا دینا بھی صدقہ میں شامل ہے۔

اس طرح کی اور احادیث میں یہ بھی ہے......

سبحان اللہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ......اور...... برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

((وَيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى))

(اور یاد رکھو!) چاشت کے وقت کی دو رکعت ان سب کے بدلے میں کافی ہیں۔

...... مسلم شریف، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا

(۱۱۹) فرائض میں کوتاہی کسی صورت درست نہیں

﴿ایک دیہاتی آدمی کے لیے آسان وصیت﴾

عظیم محدث حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور

کہنے لگا! اے رسولِ خدا! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے!
زبانِ نبوت سے یہ الفاظ صادر ہوئے......

- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شریک مت ٹھہراؤ
- پنجگانہ فرض نماز قائم کرو
- فرض زکوٰۃ ادا کرتے رہو
- رمضان المبارک کے روزے رکھتے رہو۔

اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس سے زیادہ کروں گا نہ اس سے کم۔ پھر وہ چلا گیا......تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک پُر مسرت اعلان فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا))

جو شخص چاہے کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھوں تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

بخاری شریف، کتاب الزکوٰۃ۔ مسلم شریف، کتاب الایمان۔ اس سے ملتے جلتے مضمون کی احادیث میں بوقتِ استطاعت ادیگیٔ حج کا بھی حکم موجود ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ فرائض کے علاوہ سنتوں اور نوافل کی کوئی حیثیت نہیں۔ بخاری شریف کی اس حدیث کے تحت فتح الباری بشرح صحیح البخاری کے الفاظ بہت عمدہ...... اور لائقِ فکر ہیں "وقد كان صدر الصحابة ومن تبعهم يواظبون على السنن مواظبتهم على الفرائض" تحقیق اولین جماعتِ صحابہ اور بعد میں آنے والے تابعین بھی سنتوں کو اس قدر باقاعدگی کے

ساتھ ادا کرتے تھے جیسے فرائض کا ان کے ہاں اہتمام پایا جاتا تھا۔

(۱۲۰) کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے گناہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کیا میں تمہیں سب کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ (ہم نے کہا جی ضرور بتایئے!) تو آپ ﷺ نے اپنی زبانِ نبوت سے یہ الفاظ صادر فرمائے......

((اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ))

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا
- والدین سے تعلق توڑنا

(آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے ہو کر بیٹھے اور تیسری بات سے آگاہ فرمایا......)

- جھوٹی گواہی دینا۔ یا جھوٹی بات کہنا۔

((فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ))

(آپ ﷺ اس بات کو بار بار دہراتے رہے حتّٰی کہ ہم دل ہی دل میں تڑپ کر کہنے لگے کہ کاش اب اللہ کے نبی ﷺ خاموش ہو جائیں۔)

...... مسلم شریف، کتاب الایمان

(۱۲۱) ایک صحابیہ کو گھر میں نماز پڑھنے کی وصیت اور ان کا عمل

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ، حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا!

((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوۃَ مَعَکَ))

یارسول اللہ ﷺ، میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے۔ لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا، اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور تیرا کمرے میں نماز پڑھنا، گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور تیرا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور تیرا محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نے (اپنے گھر میں مسجد بنانے کا) حکم دیا چنانچہ ان کیلئے گھر کے آخری حصہ میں مسجد بنائی گئی، جسے تاریک رکھا گیا (یعنی اس میں کوئی روشندان نہ تھا)

((فَکَانَتْ تُصَلِّیْ فِیْهِ حَتّٰی لَقِیَتِ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ))

اور وہ ہمیشہ اس میں نماز پڑھتی رہیں حتی کہ اپنے رب عزوجل سے جاملیں۔

📖 ..... مسند احمد، ابن حبان، ابن خزیمہ

(۱۲۲) وہ مجلس باعثِ حسرت رہے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مجلس

میں لوگ اللہ کا ذکر کریں نہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں، وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کیلئے باعث حسرت ہوگی۔ کہ پھر اللہ چاہے تو انہیں معاف کر دے چاہے تو عذاب دے۔

...... ترمذی، کتاب الدعوات......

بعض مقامات حدیث میں ہے...... وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کیلئے باعث حسرت ہوگی وَاِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے جنت میں ہی کیوں نہ چلے جائیں۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم

...... ایک توجہ طلب بات ......

معزز قارئین! میں اپنی ہر کتاب میں درود شریف کے کچھ فوائد و برکات ضرور لکھتا ہوں...... تا کہ لوگوں کی طبائع اس جانب زیادہ مائل ہوں اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت و منقول درود شریف پڑھ کر دنیوی اور اخروی فوائد حاصل کر سکیں۔ تو اسی تناظر میں...... ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے پانچ فرامینِ مقدسہ اور ایک درود شریف لکھ رہا ہوں۔

...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ رب العالمین اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ مسلم، نسائی، ترمذی

...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، تو اللہ رب العالمین اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور اس کی دس خطائیں معاف کی جائیں گی، اور اس کے

دس درجے بلند کیے جائیں گے۔ نسائی، مسند احمد، مستدرک حاکم

......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ رب العالمین اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اور فرشتے ستر مرتبہ دُعائے رحمت کرتے ہیں۔ نسائی

......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہے، قیامت کے روز وہ سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ترمذی

......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں، اپنی دُعا میں سے کتنا وقت درود شریف کیلئے وقف کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جتنا تو چاہے، میں نے عرض کیا: نصف وقت مقرر کروں آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، میں اپنی ساری دُعا کا وقت درود شریف کیلئے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کیلئے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا سامان ہوگا۔ ﴿ترمذی﴾

ایک بہت قیمتی درود شریف

......جس کے پڑھنے سے سونے چاندی کے ڈھیر اللہ کی راہ میں صدقہ

کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ وہ درودِ پاک یہ ہے......

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْ مِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ))

ترجمہ: اِلٰہی! اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما، اورمہربانیاں فرما، تمام اہل ایمان مردوں، عورتوں پر اور مسلمین ومسلمات پر۔ ﴿صحیح ابن حبان﴾

۱۴۳ پانچ اعمال کی وصیت

ترمذی شریف کی حدیث پاک میں مروی ہے کہ:

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا مسجد بھر گئی اور لوگ ادھر اُدھر بلند جگہوں پر اور ٹیلوں پر بھی بیٹھ گئے۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ میں خود بھی بجا لاؤں اور تمہیں بھی بتاؤں تاکہ تم بھی ان پر عمل کرو۔

◆ ۱ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے خاص اپنے مال سے ایک غلام خریدا۔ اسے بتایا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام کاج ہے یہ کام کرو اور جو نفع حاصل ہو وہ مجھے لا کر دیتے رہو۔ غلام نے اپنی بے وقوفی سے یہ کیا کہ اس کام میں جو نفع ہوا وہ اپنے مالک کو دینے کی بجائے

کسی اور کو دیتا رہا۔ کون ہے جو ایسے غلام کی طلب کرے؟ اس مثال سے یہ سمجھایا گیا کہ انسان کو پیدا تو اللہ تعالیٰ نے کیا اور وہ اس کے حکم نہیں مانتا اور اسے خوش نہیں کرتا بلکہ اوروں کی مرضی کے اعمال کرتا ہے انہیں خوش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں چاہتا بلکہ بندوں کی رضا کا طالب بن جاتا ہے۔ اور اپنے حقیقی مالک کو ناراض کر لیتا ہے۔ ایسا غلام کسی کو پسند نہیں۔ لہٰذا شرک کو بھی ناپسند جانو۔

◆ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ نماز ادا کیا کرو۔ اور دورانِ نماز ادھر اُدھر توجہ نہ کیا کرو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی توجہ (نظرِ رحمت) اس وقت تک بندے کی جانب متوجہ رہتی ہے جب تک وہ اپنا دھیان اللہ کی جانب رکھے۔

◆ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ روزہ رکھا کرو۔ اور روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چند لوگوں کے ساتھ چل رہا ہو اور اس کے پاس ایک تھیلی میں عمدہ خوشبو ہو اور سب لوگ اس کی اس خوشبو کو بہت پسند کر رہے ہوں۔ بے شک روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس تھیلی کی خوشبو سے بھی کہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔

◆ میں تمہیں صدقہ کا حکم کرتا ہوں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو دشمن نے قید کر لیا اور اس کی مشکیں کس دیں اور اس کی گردن مارنے کے لیے اسے آگے لانا چاہ رہے تھے کہ اس نے کہا میری بات سنو! میری ملکیت میں جو تھوڑا بہت مال ہے وہ میری جان کے فدیہ کے طور پر قبول کر لو۔ انہوں نے اس کا سب مال لے لیا اور اس کی جاں بخشی کر دی۔ (ایسے ہی صدقہ مصائب سے چھٹکارا دلاتا ہے)۔

۵ اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کیا کرو اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک آدمی کے پیچھے اس کے دشمن دوڑ رہے ہیں یہاں تک کہ اس کو ایک قلعہ نظر آیا وہ اس میں داخل ہوگیا اور دشمنوں سے جان بچالی۔ اسی طرح انسان ذکرُ اللہ کے ذریعے اپنے نفس کو شیطان سے بچا سکتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کا ذکر بندہ کیلئے قلعہ کی مانند ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی تمہیں پانچ چیزیں بتاتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے......

۱ اطاعت ۲ جہاد ۳ ہجرت

۴ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہی رہنا۔ اس لیے کہ جو ایک بالشت برابر بھی جماعت سے ہٹا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ لوٹ کر جماعت سے آ ملے۔

۵ اور جس نے جاہلیت کا آوازہ بلند کیا بے شک وہ بھی جہنم میں گرایا جائے گا۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! ﷺ اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو؟ فرمایا ہاں اس کے باوجود بھی۔ سو تم اللہ کے دین کا آوازہ بلند کرو، وہ اللہ جس نے تمہارا نام مسلم رکھا۔

...... ترمذی شریف، کتاب الامثال عن رسول اللہ ﷺ

۱۲۴ اپنے اندر بخشش کی چاہت رکھو

ہر شخص سے زندگی میں کچھ خطائیں تو ہو ہی جاتی ہیں شریعتِ مطہرہ نے ان

خطاؤں پر توبہ کرنے ، اللہ کی جانب رجوع کرنے اور بخشش کی چاہت کے ساتھ استغفار کرنے کا حکم دیا ہے ۔ نیز انبیاء تمام خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں اور خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی کیا بات ! کہ وہ تو امام المعصومین ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ، اللہ کا ہر لحظہ زیادہ سے زیادہ قرب پانے کے لیے اور امت کو استغفار کی جانب عملی طور پر متوجہ کرنے کے لیے آپ کا یہ ارشادِ مبارک کتنا اہم ہے اور یہ وصیت کتنی گہری ہے ۔ کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں......

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کیا کرو ، میں بھی روزانہ اس کے حضور سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں ۔

...... مسلم شریف ، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار

نیز آپ ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں امت کو یہ حکم دیا اور مندرجہ ذیل وصیت فرمائی ہے :

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا))

اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرلو قبل اس کے کہ تمہیں موت آئے ۔

...... ابن ماجہ ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا

زیادہ فضیلت والے توبہ و استغفار کے مسنون الفاظ

یوں تو توبہ و استغفار کے لیے بہت سے الفاظ قرآن وسنت میں وارد ہیں

مثلاً سید الاستغفار کہ جو آدمی اسے صبح پورے یقین سے پڑھے اور دن میں فوت ہوجائے یا شام کو پورے یقین سے پڑھے اور رات میں فوت ہوجائے تو جنت اس پر واجب ہوجاتی ہے۔(بخاری، ترمذی، کتاب الدعوات) نیز ہمارے آقا کے جلیل القدر صحابی، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں، خواہ میدان جہاد سے ہی بھاگا ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگرچہ اسکے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ))

(تین مرتبہ)

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ رہنے والا، قائم رکھنے والا ہے۔ اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں۔ ﴿بخاری و مسلم﴾

ایک چھوٹا سا مسنون استغفار یہ بھی ہے۔ کم ازکم اسے ہی سو بار پڑھ لیا جائے……اور تعمیلِ حکم کرلی جائے……

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ))

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما/تو مجھ پر مہربانی فرما۔

(۱۲۵) حقوقِ انسانی کا سب سے بہترین چارٹر

نسلِ انسانی کے لیے سب سے زیادہ پُر اثر وصیت

﴿ تاریخ کے بے مثال اجتماع میں ایک لازوال خطبہ ﴾

خطبۃ حجۃ الوداع

تاریخ انسانی میں یہ لمحہ صرف ایک بار آیا کہ نبیوں کے امام نے اپنے سارے سچے اور مخلص شیدائیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جمع فرمایا اور پھر انہیں انسانی زندگی کا ایک سب سے جامع منشور عطا فرمایا جو رہتی نسلوں تک اور صبحِ قیامت تک انسانیت کی صحیح اور مکمل راہنمائی کرتا رہے گا۔ آیئے ہم اسے پڑھنے اور سمجھنے کی سعادت حاصل کریں اور پھر اس کو اپنے عمل میں لا کر اس کی اشاعت و پرچار کریں۔ یقیناً اقوامِ مسلم کے لیے اس سے بڑا کوئی انسانی حقوق کا چارٹر نہیں۔ وہ لوگ بدقسمت ہیں جنہیں اپنے نبی ﷺ کے ارشادات اور ان کی تعلیمات کی گہرائی اور تقدس کا علم نہیں اور وہ اقوامِ متحدہ اور غیروں کی جانب اپنی راہنمائی کے لیے دیدے پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ آیئے اپنے سچے ہمدرد کا دامن پکڑیں، آیئے! معلم انسانیت کی تعلیمات کو سمجھیں، آیئے پیارے آقا سے سچے پیار کا عہد کریں ...... خدا کی قسم! وہ تو ہمارے ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ ہم پر شفیق اور مہربان تھے اور ہماری سچی خیر خواہی کرنے والے تھے۔ آج جو لوگ ان کی تعلیمات پر توجہ نہیں دیتے وہ کل روزِ قیامت انہیں کیا منہ دکھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

((ایھا الناس! اسمعوا قولی ، فانی لا ادری لعلی لا القاکم بعد عامی ھٰذا بھٰذا الموقف ابدا۔))
لوگو! میری بات سنو! شاید کہ اس سال کے بعد اس مقام پر میں تم سے کبھی نہیں مل سکوں گا۔

((ایھا الناس! ان دمائکم واموالکم علیکم حرام الیٰ ان تلقوا ربکم ، کحرمۃ یومکم ھٰذا و کحرمۃ شھرکم ھٰذا ، وانکم ستلقون ربکم فیسالکم عن اعمالکم وقد بلغت))
لوگو! تمہارے خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر ایسے حرام ہیں جس طرح آج کے اس دن کی اور اس مہینے کی حرمت ہے، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو، اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، میں نے (تم تک) یہ بات پہنچا دی۔

((فمن کانت عندہ امانۃ فلیؤدھا الیٰ من ائتمنہ علیھا))
لہٰذا جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ امانت اس کے مالک تک پہنچا دے۔

((وان کل ربا موضوع ، ولکن لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تُظلمون ، قضی اللہ انہ لا ربا ، وان ربا عباس بن عبد المطلب موضوع کلہ))
جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے، البتہ اصل رأس المال لے

سکتے ہو، تا کہ نہ تم دوسروں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ سود باطل ہے، عباس بن عبد المطلب کا سود بھی باطل ہے۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے سودی کاروبار کرتے تھے، بہت سے لوگوں کے ذمہ ان کا سود باقی تھا آپ ﷺ نے اپنے چچا کا تمام سود باطل قرار دے دیا)۔

((وان کل دم کان فی الجاهلية موضوع، وان اول دمائکم اضع دم ابن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب))

زمانۂ جاہلیت کے تمام خون آج سے باطل کردیے گئے ہیں، سب سے پہلے میں (اپنے ہی خاندان کے ایک فرد) ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔

((اما بعد، ایهاالناس! فان الشيطان قد یئس من ان یعبد بأرضكم هٰذا ابدا، ولكنه ان يطع فيما سوىٰ ذالك، فقد رضی به مما تحقرون من اعمالكم، فاحذروه علىٰ دينكم))

لوگو! شیطان اس بات سے اب مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے لیکن عبادت کے علاوہ دوسرے چھوٹے اعمال میں اگر اس کی پیروی کی گئی تو وہ اس پر بھی راضی رہے گا، لہٰذا اپنے دین کے سلسلہ میں اس سے بچتے رہنا۔

((ایها الناس! ان النسئ زيادة فی الكفر يضل به الذين كفروا يحلونه عاما ويحرمونه عاما، ليواطئوا عدة ما حرم

الله ، فيحلوا ما حرم الله، ويحرموا ما احل الله))

لوگو! نسیٔ (مہینوں کو آگے پیچھے کر لینا) کفر میں زیادتی کا سبب ہے اس کے ذریعے کافر مزید گمراہ ہوتے ہیں ، وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال کر لیتے اور دوسرے سال انہی کو حرام قرار دے دیتے تھے تاکہ اس طرح وہ اشہر حرم کی گنتی پوری کریں ، چنانچہ وہ ان مہینوں کو حلال کر دیتے تھے جن کو اللہ نے حرام کیا ہے اور جن مہینوں کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام قرار دیتے تھے ۔

((وان الزمان قد استدار كهيئته ، يوم خلق الله السموت والارض ، وان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا ، منها اربعة حرم ، ثلاثة متوالية ورجب مضر الذين بين جمادى وشعبان))

بے شک اب زمانہ اپنی اس ابتدائی حالت پر لوٹ آیا ہے جس پر وہ اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تھا ، اللہ کے ہاں سال کے بارہ مہینے ہیں ، ان میں چار حرمت والے ہیں ، تین تو مسلسل ہیں (یعنی ذی قعدہ ، ذی الحجہ ، محرم) اور ایک ماہ رجب ہے جس کا قبیلۂ مضر خاص احترام کرتا ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان واقع ہے

((اما بعد ، ايهاالناس! فان لكم علىٰ نسائكم حقا ولهن عليكم حقا لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه

وعلیهن ان لایأتین بفاحشة مبینة))

لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور اسی طرح تم پر ان کے بھی کچھ حقوق ہیں ۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو تمہارے بستر پر نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہ کرتے ہو اور یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا کوئی کام نہ کریں ۔

((فان فعلن فان الله قد اذن لکم ان تهجروهن فی المضاجع وتضربوهن ضربا غیر مبرّح فان انتهین فلهن رزقهن وکسوتهن بالمعروف))

پس اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تم اس بات کی اجازت دی ہے کہ تم ان کی سونے کی جگہ کو اپنے سے الگ کردو (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو) پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم ان کو ہلکی مار مارو، جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں ، اگر وہ باز آ گئیں تو حسب دستور ان کا کھانا اور کپڑا تمہارے ذمہ ہے ۔

((واستوصوا بالنساء خیرا ، فانهن عندکم عوان لا یملکن لانفسهن شیا ، وانکم انما اخذتموهن بأمانة الله ، واستحللتم فروجهن بکلمات الله))

عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو، کیونکہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور اپنے معاملات خود نہیں چلا سکتیں ،تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات کے ذریعے

ان کو اپنے لیے جائز و حلال کیا ہے۔

((فاعقلوا ایها الناس قولی ، فانی قد بلغ ، وقد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا ابدا ، امرا بیّنا ، کتاب الله وسنة نبیه))

لوگو! میری بات سمجھو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو تم گمراہ نہ ہو گے...... وہ چیز کتاب اللہ اور میری سنت ہے۔

((ایها الناس اسمعوا قولی، واعقلوه ، تعلمن ان کل مسلم اخ المسلم ، وان المسلمین اخوة فلا یحل لامرئ من اخیه الا ما اعطاه من طیب نفس منه، فلا تظلمن انفسکم))

لوگو! میری بات سنو! اور خوب سمجھ لو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں لہٰذا کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں سوائے اس کے وہ اپنے نفس کی خوشی سے دے، پس تم اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔

((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ))

اے اللہ کیا میں نے تیرے پیغام کا حق ادا کر دیا؟ اے اللہ پس تو گواہ رہنا، اے اللہ پس تو گواہ رہنا، اے اللہ پس تو گواہ رہنا۔

.....(سیرت ابن ھشام جلد ۴/ ۲۵۱،۲۵۲)

بہتر ہے کہ عربی عبارت کے علاوہ صرف اردو میں پورے تسلسل کے ساتھ آپ ایک بار پھر اس کا مطالعہ کریں تاکہ آپ اس کے مندرجات سے کماحقہ' استفادہ کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

لوگو! میری بات سنو! شاید کہ اس سال کے بعد اس مقام پر میں تم سے کبھی نہیں مل سکوں گا۔ لوگو! تمہارے خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر ایسے حرام ہیں جس طرح آج کے اس دن کی اور اس مہینے کی حرمت ہے، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو، اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، میں نے (آپ تک) یہ بات پہنچادی، لہٰذا جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ امانت اس کے مالک تک پہنچادے، جاہلیت کے تمام سود باطل کردیے گئے، البتہ اصل رأس المال لے سکتے ہو، تاکہ نہ تم دوسروں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ سود باطل ہے، عباس بن عبد المطلب کا سود بھی باطل ہے۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے سودی کاروبار کرتے تھے، بہت سے لوگوں کے ذمہ ان کا سود باقی تھا آپ ﷺ نے اپنے چچا کا تمام سود باطل قرار دے دیا)

زمانۂ جاہلیت کے تمام خون آج سے باطل کردیے گئے ہیں، سب سے پہلے میں (اپنے ہی خاندان کے ایک فرد) ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔

لوگو! شیطان اس بات سے اب مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے لیکن عبادت کے علاوہ دوسرے چھوٹے اعمال میں اگر اس کی پیروی کی گئی تو وہ اس پر بھی راضی رہے گا، لہٰذا اپنے دین کے سلسلہ میں اس بچتے رہنا۔

لوگو! نَسِیَ (مہینوں کو آگے پیچھے کر لینا) کفر میں زیادتی کا سببؔ ہے اس کے ذریعے کافر مزید گمراہ ہوتے ہیں، وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال کر لیتے اور دوسرے سال انہی کو حرام قرار دے دیتے تھے تاکہ اس طرح وہ اشہر حرم کی گنتی پوری کریں، چنانچہ وہ ان مہینوں کو حلال کر دیتے تھے جن کو اللہ نے حرام کیا ہے اور جن مہینوں کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام قرار دیتے تھے۔...... لیکن اب زمانہ اپنی اس ابتدائی حالت پر لوٹ آیا ہے جس پر وہ اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تھا، اللہ کے ہاں سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں چار حرمت والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں (یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم) اور ایک ماہ رجب ہے جس کا قبیلۂ مضر خاص احترام کرتا ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان واقع ہے۔

لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور اسی طرح تم پر ان کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو تمہارے بستر پر نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہ کرتے ہو اور یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا کوئی کام نہ کریں لیکن اگر وہ کریں تو اللہ نے تم اس بات کی اجازت دی ہے کہ تم ان کی سونے کی جگہ کو

اپنے سے الگ کردو (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو) پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم ان کو ہلکی مار مارو، جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں، اگر وہ باز آ گئیں تو حسب دستور ان کا کھانا اور کپڑا تمہارے ذمہ ہے۔

عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو، کیونکہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور اپنے معاملات خودنہیں چلا سکتیں، تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات کے ذریعے ان کو اپنے لیے جائز وحلال کیا ہے۔

لوگو! میری بات سمجھو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو تم گمراہ نہ ہوگے ...... وہ چیز کتاب اللہ اور میری سنت ہے۔

لوگو! میری بات سنو! اور خوب سمجھ لو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں لہٰذا کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں سوائے اس کے وہ اپنے نفس کی خوشی سے دے، پس تم اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔"

......(سیرت ابن ہشام جلد ۴/ ۲۵۲،۲۵۱)

۱۲۶ آخری باکمال وصیت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کے بہت ہی پیارے اور لاڈلے صحابی تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ...... جب آنحضرت ﷺ نے مجھے یمن کی

طرف (گورنر بنا کر) بھیجا تو آپ مجھے رخصت کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے باہر تک تشریف لائے......

((خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا اَوْ لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا اَوْقَبْرِيْ هٰذَا......

......(مسند احمد جلد 8 حدیث :22113)

اس وقت آپ ﷺ مجھے وصیت فرما رہے تھے میں سواری پر سوار تھا اور رسول اکرم ﷺ میرے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے جب آپ وصیت فرمانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ! بہت ممکن ہے کہ آج کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو، یا یہ فرمایا کہ اے معاذ! آئندہ تم میری اس مسجد میں تو آؤ گے (مگر مجھے نہ پاؤ گے) یا یوں فرمایا؛ آئندہ تم میری قبر پر ہی آؤ گے...... پھر مجھے چند وصیتیں مزید فرمائیں۔

یعنی رسول اقدس ﷺ نے آخری دور میں ان کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا، یہ اپنی سواری پر سوار تھے، رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی سواری ساتھ تھی انہوں نے کہا؛ یا رسول اللہ ﷺ! یا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اتر جاؤں، یا آ سوار ہو جایئے، فرمایا نہ تم اترو گے، نہ میں سوار ہوں گا، تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ کے راستے کا غبار میرے قدموں کو لگ جائے، تمہارا کیا

نقصان ہے اور ایک بات آخری ان سے یہ کہی تھی اور بہت سی باتیں کہیں راستے میں، ایک بات یہ کہی تھی کہ معاذ! ہوسکتا ہے کہ تم آج کے بعد مجھے نہیں دیکھو گے تم میری قبر پر گزرو گے، مجھے نہیں دیکھو گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) آنحضرت ﷺ نے انہی معاذ رضی اللہ عنہ کو چند نصیحتیں فرمائیں، اور ان میں سے ایک نصیحت یہ تھی کہ اپنی زبان کی حفاظت کیا کرو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: وَهَلْ نُؤَاخِذُ بِمَانَتَكَلَّمُ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اَوْ قَالَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔

......مسند احمد، جلد ۸، حدیث: 22129

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا زبان سے کہی گئی ہمارے باتوں پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟ ...... آپ ﷺ نے شفقت سے فرمایا: تیری ماں تجھے کھوئے! بہت سے لوگوں کو زبان سے کہی گئی باتوں کی وجہ سے ہی تو دوزخ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔

میرے بھائیو! جو عمل کرو یہ دیکھو کہ میرے رسول ﷺ کی ناراضگی تو نہیں ہے اس میں، حضور اقدس ﷺ اس سے ناراض تو نہیں ہوں گے، یہ دیکھ لیا کرو۔ داڑھی منڈواتے ہو تو بھی دیکھ لیا کرو، کپڑا پہنتے ہو تو بھی دیکھ لیا کرو، کوئی بات کرتے ہو تو بھی دیکھ لیا کرو، کوئی جھگڑا کرتے ہو تو بھی دیکھ لیا کرو، ایک ایک چیز دیکھ لیا کرو، کہ رسول اللہ ﷺ جن کی بارگاہ میں ہمیں شفاعت کے لیے حاضر ہونا ہے وہ ناراض تو نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا.......... اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ

کیا مبارک رسول اللہ ﷺ کا طرزِ تکلم تھا۔ آپ امت کے لیے ایسی نصیحتیں فرماگئے کہ امت اپنے دل کی گہرائی کے ساتھ ان کو سنے اور سن کر انہیں محفوظ کرلے، فرمایا: معاذ! میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا نہ بھولنا.....

((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔))

......مسند احمد، اصلاحی مواعظ، جلد دوم، صفحہ: 68]]]

محسن انسانیت، شرفِ آدمیت، آقائے کریم، محمد رسول اللہ ﷺ اپنے پیارے اور جلیل القدر صحابی سے کس قدر پیارے لہجے میں مخاطب تھے...... آیئے! ہم ذرا یہ توجہ کریں کہ آقا علیہ السلام اپنے باکمال شاگرد کو آخری وصیت کیا فرما رہے ہیں......

((اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ آخِرُ مَااَوْصَانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [یمن کے لیے گورنر بنا کر روانہ کرتے وقت] رسولِ کریم ﷺ نے مجھے سب سے آخری وصیت اس وقت فرمائی جب کہ میں اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھ چکا تھا...... ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے معاذ! لوگوں سے حُسنِ اخلاق سے پیش آنا۔

موطأ امام مالک، کتاب الجامع

تمّت بعون الودود

من ابی طلحة محمد اظهار الحسن محمود

ویتقبّل الله منّی المعبود

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنٌ وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:

جہاں میں ان سا چہرہ ہے نہ ہی خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں ان سا حسیں کوئی
نہیں رکھی ہے قدرت نے میرے آقا کی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولا وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

﴿حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ﴾

مراجع ومصادر

- تفسیر ابن کثیر۔ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
- تفسیر الدر المنثور۔ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
- صحیح بخاری۔ محمد بن اسماعیل بخاری، رحمۃ اللہ علیہ
- صحیح مسلم۔ مسلم بن الحجاج القشیری
- جامع الترمذی۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

- سنن ابی داؤد۔ ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ
- سنن النسائی۔ احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ
- سنن ابن ماجہ۔ قدیمی کتب خانہ کراچی
- شمائل ترمذی۔ ابوعیسیٰ محمد بن سورۃ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
- مسند احمد۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
- موطأ امام مالک، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ
- مشکوٰۃ المصابیح۔ محمد بن عبداللہ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
- مظاہر حق جدید، مولانا نواب قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
- المستدرک علی الصحیحین۔ محمد بن عبداللہ حاکم
- کشف الباری۔ مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم، مکتبہ فاروقیہ کراچی
- فتح الباری۔ ابن حجر احمد بن علی عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
- عون المعبود۔ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ

